

Checked
1987

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كتابه
الغياض والنبات والحيوان والجمادات
منازل للعباد والجن والانس والحيات
والسباع والطيور والجمادات
والسباع والطيور والجمادات

الحمد لله الذي جعل في كتابه
الغياض والنبات والحيوان والجمادات
منازل للعباد والجن والانس والحيات
والسباع والطيور والجمادات
والسباع والطيور والجمادات



الحمد لله الذي جعل في كتابه
الغياض والنبات والحيوان والجمادات
منازل للعباد والجن والانس والحيات
والسباع والطيور والجمادات
والسباع والطيور والجمادات

الحمد لله الذي جعل في كتابه
الغياض والنبات والحيوان والجمادات
منازل للعباد والجن والانس والحيات
والسباع والطيور والجمادات
والسباع والطيور والجمادات

کتابخانه جامعہ اسلامیہ
مدرسہ اسلامیہ
لاہور

یہ عند سپک کدو کوئی نے بدہد
 چمن مین گر کوئی بیست و پاکو کوئی
 دیکھاری ہو سچا کی طرح سے اعجاز
 نکالی آنکھ جو بانفرض کوئی مجرم کی
 ہزار نگین پر وبال سعی نامیہ سے
 کلیم آئین چمن مین اگر پے گلگشت
 جو اشرفی ہی گل شرفی تو زرد گل
 یہ سعی نامیہ ہو تو ہن شریب را
 بس ہو قوت نشو و نما عجب کی ہو
 پڑھون وہ مطلع رنگین عاشقانہ اب



مطلع ثانی

نالی قدر پی او سکو کردی فضل بہار	بلند ہو قد آدم اگر زمین سو خنبار
پری پیو وحدت میں کثرت تاج بہار	ریاض دہر میں ایک ایک گل بنا گلزار

مطلع سالک
چون چرخ زین بادش سحاب کرم
بخواند و خوانا مقدار پست کرم باد

چون که در قوس باده می ماند
ناله ای از شکر بیانی کرم باد

که چه رهن

تو یہی دوزخ ہے ایمان جن میں ہزار
 دکانوں کی گشت و قطار نہیں ہے
 اور حضورؐ نے ظم سخن کی سیوا بہار
 زمین شہ کا ہو پناہ خاک کی کوہج
 ہر ایک مصلح عالمی و نور کے مضمون
 حضورؐ کا یہ ملک سخن میں ظم و شوق

ریاض دہرین کی آپ نے زیرِ شمشیر
بنی ہر رشکِ صدفِ بے فقیر کی شمشیر
چمن ہوا از گلِ سرِ گنجِ باد آورد
اوشا کی بارعنایات کو جو چل سکا
لکھن صفت میں پہلایا عطا بھیجی
کرم سرِ شاہ کی ہر جامِ جم جو کاغذِ فقر
کرم سواپ کے ادنیٰ بھی ہو گئے اعلیٰ
گلیم پوش و شالِ چچا سو تو بہین
ہوئے حکمِ معلے جو بہت شکنی
جنیو پہنا برہمن نے تو ہلاک ہوا
لب پہاڑ ساقی ہے مائلِ توبہ
جو آپ غامی دین میں تو یہ سیدِ شمع
جم و سکندر و دارا و قیصر و مغفور

۴
 زمین شعر کو رواج میں سار مال گذار
 چہ شاعری نہیں جگر بگر پیشانی ہے
 زبان یک ہی دیچ گھر و عالم کو
 جو غم صید ہو شہساز ملک و ملک کو
 تمام طائر معنی ہوں ایک دم میں
 زبان پاک وہ سرخ شہید فصاحت و
 کہ پوش پاؤں پہ چلیاں میں جو دم میں
 یہی سلطنت کی سلالہ ہیں جسے خوشی
 فخر طائر و نوح ہے کر کے اپنے
 سہان ہیں جس کی خاطر

درین شهر که در جاده مشایخ
 درین شهر که در جاده مشایخ
 درین شهر که در جاده مشایخ
 درین شهر که در جاده مشایخ

چلو جو باد بهاری تو به پهلوی بستی بس زبان کو روک تو خلق اردک به او خدا کی شان چه کیا خوبه شانه بستی با ادای شکر کرب تو که فضل سیانچه عوایا کامل و ذی مرتبه ملا و استاد زایه منته تنها که سلطان عالم و دود خوشا نصیب چه شانه شمشاد طالع اگر یو بهین ره یی چند نگاه مهر حضور حضورین جو اراده به عرض حاجت نو دلمین سوچ تو ایسی سخن سی اور سوال بهاری خانه میوه بهین نه آنه گی او شاکر دست دعا سو قبله حاجات دواج عشق کا جتیک بر جی زانیمین	ملک شانی تصدق مین کوکب بسیار کسان تو اور کمان مع شانه عرش و تار زبان روک ذرا سخن چو مرے اشعار یہ تجھ سی پیچران کو دیا خدا نے وقار جہان کہ خسرو ملک سخن مین باج گزار بنائین دست مبارک سے خود ترا شعرا کہ ہو حضور کر شاگرد و نہیں ترا بھی شمار رنگ مہر چک جائینگے تری اشعار تو اضطراب یہ پچا ترا ہے اور بیکار جہان کہ بر خاوت ہی روز گوہر بار کسان تلک خلق اس بر فیض کی بوجہ بار دعائیں مانگ یہ دیکو اسو مر غفار جہان مین گرم رہی تاکہ حسن کا بازار
---	---

غنیمت طائر زارین ای کی بار گلشن
 سول جو چاند نیکیا گل گلستان
 بر چرخ نورین ہی غنیمت غنیمت
 یغمان آجی غنیمت کی کوئی نارنگی
 یغمان آجی غنیمت کی کوئی نارنگی
 یغمان آجی غنیمت کی کوئی نارنگی
 یغمان آجی غنیمت کی کوئی نارنگی

درین شهر که در جاده مشایخ
 درین شهر که در جاده مشایخ
 درین شهر که در جاده مشایخ
 درین شهر که در جاده مشایخ

دست بپوشید
 زینت بازو بر نوزدین
 کیهان بخشد اعطای تمام
 دست قدرت زلف خود بر سر
 کیهان بخشد اعطای تمام
 دست قدرت زلف خود بر سر
 کیهان بخشد اعطای تمام
 دست قدرت زلف خود بر سر

[illegible]

در تهنیت عید الفصح

عاشق کی جگر جی و قصہ حضور پر
 لب لباب غنچیں و طرب کا لگا کر
 چرخ کو عابد شیبہ زندہ دار
 چرخ غدار کا مثل سدا گلاب
 چرخ غدار کا مثل سدا گلاب
 چرخ غدار کا مثل سدا گلاب
 چرخ غدار کا مثل سدا گلاب

بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے
 بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے
 بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے
 بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے
 بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے
 بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے
 بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے
 بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے

دل دہر و لگا صورت سر سہ پساوے	گردش ہی چشم مست شہر خوش نگاہ کو
کھٹکاپہ میر گلشن لہن رگاہ ہے	سودہ افزو بیچ الفت مفرگان شاہ کا
محتاج کسب سایہ نعلین کا رہے	ای ظل حق ہا کی سعادت ہو وہ اگر
تا حشر اس سخی کا در فیض وار ہے	ما تم کی روح کی پیسہ اگر ای کریم
عاشق کی درد دل کی ہمیشہ وار ہے	بادام چشم و سیب زرخندان حضور کا
ہر دم ریاض دہر میں نشو و نما رہے	اس نونال باغ متناسخ خلق کی
گلزار روزگار میں پہو لا پہلا رہے	یارب نہال عیش شہنشاہ کامری
دربار ابرجست وجود و سخا رہے	نہسان کطیع داس امید خلق پر
یامین ہی اس جہنم میں ہوں یا صبار ہے	بہر حق ہی میری آگے ہوا خواہر و کام
نبت عنجب کو ہوش نہ باقی درار ہے	بوسہ اگر طالب میگون کا آپ کے
جوش و خروش تلمزم جو دو عطار ہے	در یاد لی شہ کا شہر و رواج موج
ہر دم دماغ سنبھل گلشن بسا رہے	سو گنگی کہی جو نکلت زلف حضور کو
طوطی خط سبز سدا بولتا رہے	لیکن گل غدار ہی گل ام رنگ رہے

بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے
 بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے
 بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے
 بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے
 بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے
 بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے
 بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے
 بہار چرخ شاہ جو چرخ اب جاوے

دو شعاؤں عنان کیت اف
 دیکھاؤں سواری شہ کا شہ
 سو کر بلا جب سواری چلی
 گلستان کو یاد بہاری چلی
 گلستان کو یاد بہاری چلی
 گلستان کو یاد بہاری چلی
 گلستان کو یاد بہاری چلی
 گلستان کو یاد بہاری چلی

[illegible]

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ہوا زاد ہی قابل میکش کی طریقت کا
 سیدیاں علت بنت عنب (عقد جانی)
 دہستان ازل میں دستا دہشت کا
 لہان ہر فن و کل پر صدائے عشق کا
 سہار بن غلام و شہینہ سوسنی
 صیفی بن شہزاد لب لعل کا
 جو پایا پیچون میں طراز عباد میکش کی کرانت کا
 ہوا زاد ہی قابل میکش کی طریقت کا
 سیدیاں علت بنت عنب (عقد جانی)
 دہستان ازل میں دستا دہشت کا
 لہان ہر فن و کل پر صدائے عشق کا
 سہار بن غلام و شہینہ سوسنی
 صیفی بن شہزاد لب لعل کا

تراز اکب فخر است ہی تو فخر است کا بلا شک نیز اعظم علی ہی برج عظمت کا اثر باقی ہر تبارک شہر حجاز و صولت کا	ہمیں آرو میں نام کی بحث ہوتی ہے زمین تا فلک روشن ہو قدر و منزلت کی کبھی تمام سو خورشید رعشہ منہیں جاتا
مقرر میرا شمع بزم دین شریف لائے گا قلاق مجھ کو نہیں ہے خوف تار کی تربت کا	
رنگ دہیز میں بہار سے شوار و سکی محبت کا بنائو سو مری گویا یہ رنگ اگلی طبیعت کا خریداری جنس حسن پر غنیمت دلاتا ہے صد آراہ ہر ضراب غم کی پیر سے پیدا جو وقت قتل و کول لعل شیریں گہرا پرتو ہوا یہ دل نہ جب میر تو پر کیا اور کا ہو گا زانی کو تو میری واسطی ان سب سے چوڑا عبت آسودگان خاک کو بد خواب کر دیا	نمک ہر درہ ہونہیں یا کو حلاوت کا مجھی سہی پر پڑا دو کلو دعویٰ آدھیت کا بنا ہی شوق الی لال بازار محبت کا دل لان نیا پردہ ہر قانون محبت کا پلا یا آب تیغ یار نثر شربت شہادت کا سہر و سا کیچو تم ہی نہ ایسے بیروت کا نہون کسطح میں مہنویں درج محبت کا ابھی سو کیوں نہا کہ اس پر ہنگام قیامت کا

۱۴
 ہوا زاد ہی قابل میکش کی طریقت کا
 سیدیاں علت بنت عنب (عقد جانی)
 دہستان ازل میں دستا دہشت کا
 لہان ہر فن و کل پر صدائے عشق کا
 سہار بن غلام و شہینہ سوسنی
 صیفی بن شہزاد لب لعل کا

خوشتر از این که در این عالم
 باشد و در این عالم که در این عالم
 خوشتر از این که در این عالم
 باشد و در این عالم که در این عالم

کلاهی آبیاری سر شک غم سینه در وقت کی شکیبایی سوز مرید و کمان کی عشق نه نام رکوا سوز شور قلقل مست کب سینه ده دیوانه بیون میر پا و نین تباری سامری کو سحر برسون ز گس غنی بودی بهی عیب طبع جاتا نهین هوا هر دنگ شایا و نین باعث دل شیدا این حب و محبت و شکیبایی بجای فاخته مردم ده بدو کی کتی	مرگ کشن مین لا نام هر دل غم تن لا غم مرا تنکا هر چشم خواب است دل شاد تو دوانگی تیر ماست سهره پینه سیر پرده گوش غفلت تو کو قاف مین کو تداکیا پرین تری هو شو عیسی سیکه مین پیشه طبابت دل بل هوس پیوندی دامن دولت رگا هر خانه دلین هر آینه حیرت هر اک جاک جگر هو گادر چه حیرت بهاری قبر بر تعویذ هر شکست
---	--

قلقل و لطف حق پرستی بت پرستی مین ندین عشق مجازی کام هر اک بر حقیقت کا	تنها قصد قتل غیر مگر مین طلب هوا جلا و مهربان هوا کیا سبب هوا
--	--

کلاهی آبیاری سر شک غم سینه
 در وقت کی شکیبایی سوز
 مرید و کمان کی عشق نه نام رکوا
 سوز شور قلقل مست کب سینه
 ده دیوانه بیون میر پا و نین
 تباری سامری کو سحر برسون ز گس
 غنی بودی بهی عیب طبع جاتا نهین
 هوا هر دنگ شایا و نین باعث
 دل شیدا این حب و محبت و شکیبایی
 بجای فاخته مردم ده بدو کی کتی

کیونکہ ہم سب کی ہمتیں ہمارے ہاں
 عالم باہوت ہوتی ہیں جس کی ہمتیں
 ہوتی ہیں بغیر ان کی ہمتیں ہمارے ہاں
 کیا لادوں توڑ کر کی ہمتیں ہمارے ہاں
 حال کی ہمتیں ہمارے ہاں ہمتیں ہمارے ہاں
 جب کی ہمتیں ہمارے ہاں ہمتیں ہمارے ہاں
 کیا ہمتیں ہمارے ہاں ہمتیں ہمارے ہاں
 کیا ہمتیں ہمارے ہاں ہمتیں ہمارے ہاں

شمع حرم مرید پوہیری کشت کا سایہ اگر پڑی دل ظلمت شربت کا کوئی چلا فریب نہ حور بہشت کا سمنوں کھلائیے کج خطا سر نوشت کا اوٹھنا نہ بوجہ اپنی سر خمی شربت کا ہر نور دیدہ دل ظلمت شربت کا زہد اوتاروں کا مین حلقہ بہشت کا کاغذ کرنگے پیش جو اعمال شربت کا کیجے مقابلہ تو خط سر نوشت کا	گراوی تو تہنماری گرامات دیکھ لے خورشید روز حشر بنی صورت حل آریا نہ دام مین تیرا دیوانہ اسی پری پایاں ہو گئے یا کی رفتار ناز سے سنگ المہ و ٹوٹا دل اس ہونہوار کا یاد صوفی رخ تری اسی غیرت قمر دیکھا وہاں بھی جھگو جو پہنی ہو محراب مجھ سے سیاہ کار کا ہنگام باز پرس اتنا کہوں گا کہ تباہی اس حال سے ضرور
--	---

شید اقلق مین یک بخت شمع رو بہ ہم پروانہ اپنا دل سے چراغ کشت کا	بلخ دیوان مین سوز و صحن ہاں ہند کا مرتبہ ہی نہ ترے دیوانہ و سیاہ کا
---	--

جلیہ سادی ہو کر کیا دل چاہی
 فتنہ چٹا کہ حور کی شادیت و شوق
 صحن چٹت نام آری شادیت و شوق
 کسبہ چٹا چٹا شادیت و شوق
 شوق شادیت و شوق شادیت و شوق
 شوق شادیت و شوق شادیت و شوق
 شوق شادیت و شوق شادیت و شوق
 شوق شادیت و شوق شادیت و شوق

۱۶
 کیونکہ ہم سب کی ہمتیں ہمارے ہاں
 عالم باہوت ہوتی ہیں جس کی ہمتیں
 ہوتی ہیں بغیر ان کی ہمتیں ہمارے ہاں
 کیا لادوں توڑ کر کی ہمتیں ہمارے ہاں
 حال کی ہمتیں ہمارے ہاں ہمتیں ہمارے ہاں
 جب کی ہمتیں ہمارے ہاں ہمتیں ہمارے ہاں
 کیا ہمتیں ہمارے ہاں ہمتیں ہمارے ہاں
 کیا ہمتیں ہمارے ہاں ہمتیں ہمارے ہاں

[illegible]

[illegible]

شب زار و تاج جانبار کا اس سبیل پر
 قلعہ بقیہ عشق باز گاہ قاتل
 چرخ سب جلا رہی آب و تاب
 چرخ سب جلا رہی آب و تاب
 چرخ سب جلا رہی آب و تاب
 چرخ سب جلا رہی آب و تاب

جگہ پر عشق خال گوشہ ابرو بانی ہے
 یہ ثابت مری لیلیٰ کی سیر مری مجنون ہیں
 وہ مجنون ہیں پس مرگ کی توہ شکستہ
 نکاح و مفہم پر غور و اساقی موش

سوید انگیا ہر سنگ آسودہ کھیل کا	سوید انگیا ہر سنگ آسودہ کھیل کا
نہیں کی باد باغی مہرین حلقہ سلاسل کا	نہیں کی باد باغی مہرین حلقہ سلاسل کا
عبارت و ٹھکر تو پر مری لیلیٰ کر محل کا	عبارت و ٹھکر تو پر مری لیلیٰ کر محل کا
چہک جاتا ہر اک ہی شب میں ساغر کا	چہک جاتا ہر اک ہی شب میں ساغر کا

قلق مہتی ہر آسانی سے جانبار و کئی حل مشکل
 حقیقت میں بہت دم نہایت تنگ قاتل کا

فسو گر حسن ہر مری زہرہ شامی کا	فسو گر حسن ہر مری زہرہ شامی کا
نہیں کہ ظلم سو لوہو لب بھی میر قاتل کا	نہیں کہ ظلم سو لوہو لب بھی میر قاتل کا
اوٹھایا جب دلی کا استحوا و عشق زور	اوٹھایا جب دلی کا استحوا و عشق زور
شبیر اس کشتہ دیدار کی تو کہینچنا اوپر	شبیر اس کشتہ دیدار کی تو کہینچنا اوپر
دم قتل و سکی بڑائی فریادی آبرو کھلی	دم قتل و سکی بڑائی فریادی آبرو کھلی
نکیو نکرا دلی طفلانہ قاتل پر دم ٹہر کر	نکیو نکرا دلی طفلانہ قاتل پر دم ٹہر کر
بڑا جب کا کند زلف کا بلی اور چھایا ہر	بڑا جب کا کند زلف کا بلی اور چھایا ہر

۱۴
 کہ ہستی و عدم میں فاصلہ ہی ایک منزل کا
 کہ ہستی و عدم میں فاصلہ ہی ایک منزل کا
 کہ ہستی و عدم میں فاصلہ ہی ایک منزل کا
 کہ ہستی و عدم میں فاصلہ ہی ایک منزل کا

مطلب کیا حقیقت ال جہم بصیرت کرانہ کا
 مطلب کیا حقیقت ال جہم بصیرت کرانہ کا
 مطلب کیا حقیقت ال جہم بصیرت کرانہ کا
 مطلب کیا حقیقت ال جہم بصیرت کرانہ کا

دیں نہ بکار و دن زس آیتنہ ساز کا
 دیں نہ بکار و دن زس آیتنہ ساز کا
 دیں نہ بکار و دن زس آیتنہ ساز کا
 دیں نہ بکار و دن زس آیتنہ ساز کا

[illegible]

[illegible]

جان کیا کیا پیدا کر دے خود ہو گیا
 دیکھو رزاقی ہو سہا ہو گیا
 رزق سے کوشش چھوڑ دی
 بار بار دین پر تپنا ہو گیا
 معافان کو داساں کی قفس
 پار کی انیک کا بنگلا ہو گیا
 کی دغا جو اس بجا جو رقیق

شب کو کتنی ہن او ماہ تو دیکھو
 او کو شرمنا سے ظاہر ہوا عشق بینا
 کی ہر جس ہنہ صفت سے بر کیا ہو

ای قلق کو کھین دین سمجھتی ہیں وہ خوب
 میری الفت سے ہوا خلق میں شہر او نکا

وصل سے افزدن میں شیدا ہو گیا
 مر گئے تو مٹ گیا وہ شور و شر
 رہتی ہر دین مگر یاد تباں
 مر گیا سکر صدا قلع کی مین
 ہوں وہ مجرم حب و شامی بیچتا
 بندہ درگاہ کو کر کے شہید
 اہل دنیا ہو لے ہن اللہ کو
 او شکر لب کیا لگا یاد انت پر

در دل زمان سے دونا ہو گیا
 سو گئے ہم شہر سونا ہو گیا
 کعبہ دل بھی شوا لا ہو گیا
 ہجر میں شیشہ تینچا ہو گیا
 باب نویر دفعتہ وا ہو گیا
 نیچہ قاتل کا دونا ہو گیا
 ہر کوئی بندے کا بند ہو گیا
 نیچہ جو منہ پر میٹھا ہو گیا

ہاں کونسا نہیں آیا وہ ماہ
 پتہ خالی ہن ہن ہو گیا
 موت کا لب پہنا ہو گیا
 غلے دھان کوڑا ہو گیا
 ایل مونی سے ہر دوان
 لکھی جو خوش ہو گیا
 بیکشون کا بار ہو گیا
 ہاں میں پیدا کر دے خود ہو گیا
 جان کیا کیا پیدا کر دے خود ہو گیا

سارو عالم کو شہید کیا ہو گیا
 سوچو دین بان آہ میں کیا ہو گیا
 افغانی سے اب عشق ہو گیا
 سنکھن بجائے ہن کر گیا
 وہ اگر کوئی تو اب ہن کر گیا
 سب کوئی جو ہن کر گیا
 صدقہ شامی ہو گیا
 جوتہ اس سے ہو گیا
 جوتہ اس سے ہو گیا
 جوتہ اس سے ہو گیا

بازنی در پیش تو بر جبین زلفان
 و در پیش تو بر جبین زلفان
 و در پیش تو بر جبین زلفان
 و در پیش تو بر جبین زلفان

سخت گیسو در زلفان نام روشن
 شمع ساقان پادشاهان
 چاه قناری در پیش تو
 بلبلان در پیش تو
 نصف زلفان در پیش تو
 حلقه زلفان در پیش تو
 جلیس در پیش تو

۲۵
 بس اینین زلفان کو هر زن کردیا
 دو ستون و هیزا دار در شمعون و رابع
 یار کسی که یار و شمعون و رابع
 هم در حضور قامت زلفان کردیا
 صورت قمری او در شمعون و رابع
 دست قامت کو در شمعون و رابع
 او در شمعون و رابع

یک بیک خنده افزون شکل کج و شک	دوستی تقدیر که بنه منی بهی رود ناگیا
لن انی کا مزا پو چیتا مولی س کوئی	ارنی کمتی تو که بیته پو دکیا ناگیا
خط تو قاصد کو دیا لکمه کے ولیکن مجھے اسے قلق گھر کا پتا دے کے بتایا ناگیا	
تجھے گلزار جوی بیلن ناان چوٹا	اس لال فکر سی ہی کو چہ جانان چوٹا
تیا گرفتار وہ ہر روز نگہبانی میں	اک مگر مری سونج سی دربان چوٹا
مژدہ بدل کہ بس با بنی اجل سپوچی	حسرت بیان کہ ہر سے در جانان چوٹا
حشر کو ہونگا دینے دست جنوں انگیر	چاک کر فیر جج اک تار گریبان چوٹا
گہری نکلونہ مریجان کہ ہم سنتے ہیں	ہو وارو کوڑی کا جب سی گلستان چوٹا
سہر کسی ام میں ہرگز نہ ہنسنے کا دل نار	تیری پیسے جوازی لطف پریشان چوٹا
جیتے جی ساتھ بچوٹا تو بس مرگ میشوخ	خاک سی ہی نہ ترا گوشہ دامن چوٹا
غل مچا آگ لگی آگ لگی آگ لگی	کیا کسی دلع سی مہا بادل سوڑن چوٹا
غیرت و شرم دیا ہم جیتی تیرو پیسے	تجھے اک دل کا جلانا نہ مریجان چوٹا

۱۶ من نظارہ کو ہوا دامن گلشن کرنا
 لکھا جو وصف خاک
 ہر نقطہ خط میں بن گیا چہ رنگ
 سیاہ بیان بیکشہ میں جوا دس آہ لکھا
 بلغم تراب نظارہ میں دامن گلشن کرنا
 من کی ہم بیان کران دس خانہ خلک کا
 لکھا جو وصف خاک
 ہر نقطہ خط میں بن گیا چہ رنگ
 سیاہ بیان بیکشہ میں جوا دس آہ لکھا
 بلغم تراب نظارہ میں دامن گلشن کرنا
 من کی ہم بیان کران دس خانہ خلک کا

از بابا کوئی جوئی که سیم زلف و لبگون
 نه سبزه را که غلغله سبیل که بر مینو
 دل سودا را که چو بوی گدازد کاشف
 از فکر سخن جوئی که ایو کا تصویر
 ز سبزه عالم که می کشد زلف و لب
 ز سبزه عالم که می کشد زلف و لب
 ز سبزه عالم که می کشد زلف و لب

مردانی که در دست دل و دستان می‌نویسند

[illegible]

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کس چال کی گداز میں بیٹا ہوا
 چلو درگاہ میں ہنگام میں بیٹا ہوا
 پڑی سنت کی پرانہ پیرا ہوا
 صید خائف وہ ہون میں بیٹا ہوا
 بڑا سا لکڑی ہون میں بیٹا ہوا
 بعد میری جو کیا شاؤ گیکو تو کیا
 ہنگو اس وقت وہ شاؤ گیکو تو کیا
 فردہ دیا ہوا ہائی اس وقت تو کیا

این کیونگا کیو صفحہ کئی قسم کا کر نہیں دین ہم تہہ گر کونین ہین کر تہہ گلو کی روشنی میں کارون کرتی ہون	نکال بے سنگہ او کا فترہ کلید گمانی کا کجج سو کب شکوہ شاتشہ دہانی کا ہر اک ہول اپنی نظر و نیک نل تہہ
---	---

لگاتا ہون ریاض نظم میں نخل گل مضمون قلع میں باغبان ہون گلشن رنگینی کا	
--	--

مجھے نا شاؤ چرخ کینہ پر سدا رکھا لگاوت پہلج کرتی ہر کچھ پہنچ قاتل کی غنیمت تہہ جاتہ دور سہی دیکھنا اور کھا نہ تکلیف جسر تہہ لکی تہہ بکھری اٹھت تنہا دیکھنا جاننا لکھوں سر کھنچ کر تو وہ گل ہر کچھ شکر تہہ جی دھندلیون اوڑا کر لیکھا دل طاؤر گل خاصیرا غرض یہ تہہ کچھ میری خطا کونین کا نہیں	اسی شہر میں میری دوست محبوبہ کا رکھا گزرم دگر کو کیا کوئی قسمہ لگا رکھا سہی ہو تو اوچھ شکر ناروار رکھا بیشکل آئینہ مہس ہکو صورت شاکر رکھا جو قاتل دیکھیں قہر بہ ہاتہ اپنا درار رکھا چہن میں فرش بانہار ہون کاجا رکھا عبت بہتان میں تہہ چلے پوز درخار رکھا خدا اس لیے تو کجا دروازہ کھلا رکھا
--	---

اس میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ
 جس میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ
 جس میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ
 جس میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ

همیشه نیکو زبان و مصلحت طلب کتاب را
 از کوزه های بن خود نیکو نگار
 این کتاب را به یادگار از دست
 ده از دفتر کمال گویدی و خوش
 خون کاوش را به جیب نیکو نگار

دیکھو کہ اس کو یہ کس قدر غصہ ہے
 یہ عالم میں یہی کہ اس کے ہر ایک
 دیکھنے آفرین سب عشق توڑ دینے کو
 صرف بخیر و خیر و خیر و خیر و خیر
 یہ کسی امید تھی مگر کس قدر غصہ ہے
 خوب میں رو دیا جو قسمت تیار ہو گیا
 اب وہ ہو کر کی پکار دے میں میرا کیا
 بکرا فسون قہر کا آ رہا ہونے لگا
 ایک دن ہلکے میں یہ کون سا شہزاد

کسی پہ لطف کوئی ہو عجب رہا تمام عمر مجھے انفعال خواب رہا بساں مردم آبی میان آب رہا کہی نہ تابی پہ آرام سو کباب رہا ہارے باغ کا سبزہ بھی سخت آب رہا یہ راہ وہی جہان خضر ہی خراب رہا اسید دار شرف کا یہ آفتاب رہا	حسد کی جانبین اپنی ہی قسمت ہے شب فروق میں کس پر جس کی گئی جو کلمہ فراق یار میں سیلاب جس گریہ سے کسی آتش فرقت میں یہ ہی جلتا ہے ریاض دہر میں خفتہ بخت ہر کسدا سچکے واؤی افست میں کہہ تملیل لگا یا سا غم جو بھی نہ تیرا ساقی
---	--

بخت کو اوڑھ کر چلا اے قلیق خبا را اپنا یہ خاک اوڑھ کر یہ بھی عشق بو تراب رہا	صلح ٹھہری فیصلہ پا لیکر ہونے لگا دم کی آمد شد تو وقت نزع یہ ہو کا دیا دست محبت ہمارا تو کمر ہر تار جیب میں قہر پشت چا بادشاہ وقت ہوں
---	---

دیکھو کہ اس کو یہ کس قدر غصہ ہے
 یہ عالم میں یہی کہ اس کے ہر ایک
 دیکھنے آفرین سب عشق توڑ دینے کو
 صرف بخیر و خیر و خیر و خیر و خیر
 یہ کسی امید تھی مگر کس قدر غصہ ہے
 خوب میں رو دیا جو قسمت تیار ہو گیا
 اب وہ ہو کر کی پکار دے میں میرا کیا
 بکرا فسون قہر کا آ رہا ہونے لگا
 ایک دن ہلکے میں یہ کون سا شہزاد

یہی زینبہ پر کیا واسطہ ہے
 مجی خواہی کہ میں تم کو
 دامن میں لے کر اپنے
 دل میں چم زینبہ میں
 درکار ہر دامن ہے
 کہیں کہیں کہیں کہیں
 کہیں کہیں کہیں کہیں

اگر فردوس کا نظرون کو ادا کر
 و این گیتی بین را وینک پیارا کر
 لیکلا با روشنی درینا ز سحر و جادو
 بنیاد نهوشمین از خاک و آلودگی
 شاد و بیکو بختی شک بی تو که لایق
 شب غمین لایق است به یونانی
 می آید و در زمین سیر و بازی
 می آید و در زمین سیر و بازی

کلبه شبان آرزو و عیب دست نهاده شد که پاسداری دلیتی تو خیر متعل عشاق درم پره نایب کی تیغ خوش آب	پیوند شکو چای و بنا کلاب کا پرده کمانه فاش تمار نقاب کا راسب ای قلوب و بوشن تبه تیزان کسان پیری او تار و تپی سیر ز شاخاب کا
---	--

اگر گلچین عالم تباری گلکاری تو ابروی پیرایک مین میهنون چری کا نه رکتا سیر او بر تیغ سیر خوری کا بهار شور و جشت بهی اک شاپر شوریکا مین یونگا سوسین به کجا چوری کا گلچیر سیر و سیر چا تو سیر خوری کا کیکو عشق کانی کا کوئی عاشق کوری کا مری آنگو ککو چوری کطح کچا چوری کا	کلبه شبان آرزو و عیب دست نهاده شد که پاسداری دلیتی تو خیر متعل عشاق درم پره نایب کی تیغ خوش آب
--	---

اگر فردوس کا نظرون کو ادا کر
 و این گیتی بین را وینک پیارا کر
 لیکلا با روشنی درینا ز سحر و جادو
 بنیاد نهوشمین از خاک و آلودگی
 شاد و بیکو بختی شک بی تو که لایق
 شب غمین لایق است به یونانی
 می آید و در زمین سیر و بازی
 می آید و در زمین سیر و بازی

اگر فردوس کا نظرون کو ادا کر
 و این گیتی بین را وینک پیارا کر
 لیکلا با روشنی درینا ز سحر و جادو
 بنیاد نهوشمین از خاک و آلودگی
 شاد و بیکو بختی شک بی تو که لایق
 شب غمین لایق است به یونانی
 می آید و در زمین سیر و بازی
 می آید و در زمین سیر و بازی

اگر فردوس کا نظرون کو ادا کر
 و این گیتی بین را وینک پیارا کر
 لیکلا با روشنی درینا ز سحر و جادو
 بنیاد نهوشمین از خاک و آلودگی
 شاد و بیکو بختی شک بی تو که لایق
 شب غمین لایق است به یونانی
 می آید و در زمین سیر و بازی
 می آید و در زمین سیر و بازی

سیر پوشتن پروا تم دین شمع سیتون کا
 پڑھید اقلی عازم جو دناؤں گن ہوگا
 اگر وہ شعلہ رو دنی دناؤں گن ہوگا
 لبون پر دم مشتاق کو کا تو مہم چپا تا
 نکل جاؤ گا اگر سودا گر کیسو میں صحر
 تری الفت میں کیسے کیسے کوہ عم کا
 وہ عرش عشق میں ان تھکان پہنکا کثر
 ثبات پنا ہو تو نہیے کسی کی رشتائی
 پڑیگا عکس نعرہ جو تیرا تیرے بارو
 نسیم آسا ہو ادا من شمشیر قاتل ہے
 ہمارا حسن رتہ جائیگا نظارہ عیاشوں کے
 تاسف کی نظر جو بہت بعد قتل کیسیگا
 لڑکھائیں گے اگر وہ غیرت گلشن

سچ کھنڈی ہن جان نازین سوج گہن کا
 تو اہو سہ سہرون کا ہی نشا ہن کا
 ترا پورا نہ پہر کوئی نہ شمع لگن ہوگا
 نہ اک ہو سو سیدہ تر اسید بن ہوگا
 تو ہر اک جلدہ رہ شل اضی را ہن ہوگا
 کوئی شیر نہ تجھی اور نہ ہمساکو بہن کا
 کہ سوز ناتوان پر شیک میرا پر ہن کا
 چین میں کر شہنم یہ گل کیا خندہ ہن کا
 برنگ سببہ سیارہ تابان نور ہن کا
 شگفتہ صورت گل پناہر نغم ہن کا
 سواد چشم بلبل خال رخسار چین ہوگا
 تو اپنا دامن نظارہ قاتل کفن ہوگا
 عیار یا گلشن زہ روی چین ہوگا

سیر پوشتن پروا تم دین شمع سیتون کا
 پڑھید اقلی عازم جو دناؤں گن ہوگا
 اگر وہ شعلہ رو دنی دناؤں گن ہوگا
 لبون پر دم مشتاق کو کا تو مہم چپا تا
 نکل جاؤ گا اگر سودا گر کیسو میں صحر
 تری الفت میں کیسے کیسے کوہ عم کا
 وہ عرش عشق میں ان تھکان پہنکا کثر
 ثبات پنا ہو تو نہیے کسی کی رشتائی
 پڑیگا عکس نعرہ جو تیرا تیرے بارو
 نسیم آسا ہو ادا من شمشیر قاتل ہے
 ہمارا حسن رتہ جائیگا نظارہ عیاشوں کے
 تاسف کی نظر جو بہت بعد قتل کیسیگا
 لڑکھائیں گے اگر وہ غیرت گلشن

بیان سوز گلبرگ ہستی شمع
 چرخچوٹ کبھی ہر دین چرخچوٹ
 وہ خوشی پر یکا سر ہن ہوگا
 ہمارا چرخچوٹ ہن ہوگا
 غریب ہن ہوگا
 حلقہ چرخچوٹ ہن ہوگا
 چرخچوٹ ہن ہوگا

اس آدم منہ طاف خاندان
 ابی صیاد نے طاف خاندان
 بے پروا بال چھلک میں آزاد کیا
 دل تاشاد ہمارا یہ کیسی شاد کیا
 دل تاشاد ہمارا یہ کیسی شاد کیا
 دل تاشاد ہمارا یہ کیسی شاد کیا
 دل تاشاد ہمارا یہ کیسی شاد کیا

دل تاشاد ہمارا یہ کیسی شاد کیا
 دل تاشاد ہمارا یہ کیسی شاد کیا
 دل تاشاد ہمارا یہ کیسی شاد کیا
 دل تاشاد ہمارا یہ کیسی شاد کیا

[illegible]

Handwritten text in Persian script, likely a signature or title, appearing as a dark, dense scribble across the bottom of the page.

بنام ایزدگار
 حسن پیرانین
 نووارا و ده
 تون عبادین
 لکخا و ده
 کهریار و ده
 (سید محمد علی)

[illegible]

فصل کا روز بڑا طویل تھا جس کی وجہ سے ہم نے سوچا کہ
 اس وقت تک کہ ہم پہنچیں گے تو سورج کی کرنیں
 پہنچیں گی۔ اس لیے ہم نے سوچا کہ ہمیں
 پہلے ہی میں سے ایک شخص کو بھیج دینا
 کہ وہ ہمیں بتا دے کہ کتنا دور ہے۔
 اس لیے ہم نے سوچا کہ ہمیں پہلے ہی میں سے
 ایک شخص کو بھیج دینا کہ وہ ہمیں بتا دے
 کہ کتنا دور ہے۔ اس لیے ہم نے سوچا کہ
 ہمیں پہلے ہی میں سے ایک شخص کو بھیج دینا
 کہ وہ ہمیں بتا دے کہ کتنا دور ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جو چاہے اس کی طرف سے ہر ایک کو اپنا دوست بنائے
 جو چاہے اس کی طرف سے ہر ایک کو اپنا دشمن بنائے
 جو چاہے اس کی طرف سے ہر ایک کو اپنا دوست بنائے
 جو چاہے اس کی طرف سے ہر ایک کو اپنا دشمن بنائے
 جو چاہے اس کی طرف سے ہر ایک کو اپنا دوست بنائے
 جو چاہے اس کی طرف سے ہر ایک کو اپنا دشمن بنائے
 جو چاہے اس کی طرف سے ہر ایک کو اپنا دوست بنائے
 جو چاہے اس کی طرف سے ہر ایک کو اپنا دشمن بنائے
 جو چاہے اس کی طرف سے ہر ایک کو اپنا دوست بنائے
 جو چاہے اس کی طرف سے ہر ایک کو اپنا دشمن بنائے

غزل عالم میں شمع افق کی ہو تو اب
 غزلہ زہر و کیش خویش کی ہو تو اب
 غزل عشق منسوب سان اوجھن کی ہو تو اب
 غزل درد و کلام کی ہو تو اب
 غزل بے حیا و شرم کی ہو تو اب
 غزل بے لطف ہو تو غزلت میں اجلی کی ہو تو اب
 غزلانی تابوت کی ہو تو اب

ہوا کہ ایک آلودہ لطف ہو کر
 چلن کھنکھاتا ہے کہ وہ بالاسنپ
 پہنچاؤں کا بچہ دوسرے میں
 زہری سوزی کا بچہ دوسرے میں
 خیال لطف کی بچہ دوسرے میں
 چلن کھنکھاتا ہے کہ وہ بالاسنپ
 ہوا کہ ایک آلودہ لطف ہو کر
 چلن کھنکھاتا ہے کہ وہ بالاسنپ

مٹی کے عطر سونکر و پیر سن خراب
 رکھی ہی رکھی ہو گیا میرا کھنکھاب
 سوچ کی ایک روز یہ ہوگی کرناب
 دو ہاتھ تیرے واسطے ہوگی خراب
 یار بسط حس ہو چن کھن خراب
 کیسے پڑی ہوئی ہیں چنکے خراب

مٹی نہویر عاشق خانہ خراب کی
 کس درجہ چہر یار میں ہوت دیر کی
 بنوا سو کا جو خطوہ مرا شکفتاب
 زلفین چشیں جو اونکی کچھچ و تاب
 ظالم نے عیش باغ کو غنما نہ کرویا
 گل چرخا خباں میں بیل کر چھچ

شوڑی جگہ تو مرد کو اوڑھ لگی میں د
 مٹی کرو قلع کی نہ ایمان من خراب

بنایا کیسے افشان سو کوڑیا لاسنپ
 ہر ایک اور دن دیوار سنو نکالاسنپ
 خدا کی کہیں فی سجا سو کوڑیا لاسنپ
 کمال تو مری مٹی کا بھی بنالاسنپ
 ہزارا کیسو مشکین ہی بنالاسنپ

ہزارا غمی کیسو تھا اگر کالاسنپ
 خیال لطف میں نندہ زوہ نامی کیے
 خجنگ تیری دلف سیاہ جانان کو
 ہوا ہونک کسی گلکی یاد کامل میں
 نہ اسکا کار ہوئی جیتے میں مرئی میں

یہ حلقہ مار کی پٹھاری پاس
 بنا ہوا کلاں کا دوسرا دھڑا لاسنپ
 صنم کا راضی کیسو ہر ہسی جیسک
 دھندلانی قلیت سے دارڈا لاسنپ
 پچ تو ہے کہ جو وہ چنکے پ
 دفریہ کر زہن کیون کاتب علی
 ہون معترف گناہوں کا میں روکھا آپ
 مٹے تو دین آپ کو اب تلک کہ ہوا

ساری بیاض کر کے سن خراب
 کھنکھاتا ہے کہ وہ بالاسنپ
 ہوا کہ ایک آلودہ لطف ہو کر
 چلن کھنکھاتا ہے کہ وہ بالاسنپ

[illegible]

کتابخانه ملی افغانستان

کامیاب و خوشبخت
مستند و محقق
چنانچه اجماع داشته باشند
عینی لب و زهر کدکین
دست خالص بین افغان
فردی و کار در قفس
کارمضمون کردی در میان
کامیاب و خوشبخت

کونین در ده جہان کی راحت فدا کی
 سبب کی ستم بین حسیان اور نگار
 راحت کی ستم بین حسیان اور نگار
 کونین در ده جہان کی راحت فدا کی
 سبب کی ستم بین حسیان اور نگار

عشق صادق کا مری فاش ہوا از کچہ آج مجمع ہین در جلا دہ جانبا ز کچہ آج کیا یہ معشوق دہشتہا ہین مگر خاک کچہ آج بات ہی کر نہیں سکتے ہین سخن ساز کچہ آج صورتی کہ نہیں ظن حال کی آواز کچہ آج میری کرتا ہی تیرے قدر انداز کچہ آج کل سو افروز کی طبیعت مری ناساز کچہ آج اور فوس ہو سوا طاقت پرواز کچہ آج دم بخود ہو پری مٹی ہین جو غار کچہ آج کل کچہ اغوار ہو ہو گئے سرفراز کچہ آج	برسبت نہیں سرگوشی رباب ضیاد امتحان کا اوس پر شوق ہوا شیدا بر شاری کی بدولت ہین ہمیشہ عزیز بر سر حرف ہر سو جو وہ شمع کہ گم دم ز قمار قیامت ہوئی برابر گام مرغ دسوی گہ ناز پیری ہر جو جہ طالعوت ہین محب ہر روز یہ کھر دم وصل جذب الفت ہر کس تر فلک کا لکش سیری غمیت پر نہیں یا شہر کا شیا تھوڑی ٹٹ شئی جائیگا وہاں کبیرا ہین
--	---

چمکدین تیرا غبار سنہل بیوقوف صحبت بار کا بی طور ہر انداز کچہ آج	سید ہوا ہوں کیا ہین ای براؤ رنج راحت نام سے نہیں ملتی سوانح
--	--

کونین در ده جہان کی راحت فدا کی
 سبب کی ستم بین حسیان اور نگار
 راحت کی ستم بین حسیان اور نگار
 کونین در ده جہان کی راحت فدا کی
 سبب کی ستم بین حسیان اور نگار

[illegible]

از دل که در دانه خندان جویش کج
 نبار عشق ملک سواد سبزه کج
 نه طفل اشک سینه سواد سبزه کج
 تو ادسکو عاقبت کج
 جوانم سبزه کج
 تو بهر سبزه کج
 دهن کج
 تم نیک در بود کج
 تصور ادس کج

غفلت چنین هست بهین کی چار سوج	حیرت کاه مقام طلسم زمانه و کیه
زاد سفر کباب بودم اختصار سوج	نکر مال کار تو کج ز نیست بهر نه کی
کر تا هر اتنا کسله ای شمسوار سوج	کشتی کی تیر خاک هر تور و ند شوق
کچه چین بجز ارب غفلت شغاف سوج	و عده کیا تمام هر کسی بات کاهی
خانمی نهین آ پاکایه بار بار سوج	شاید کسی قیاس بهر هر دیر بیان
مدفن کی جامری نه کنین در بار سوج	بر ادس گلی کو پیشه لگی نه قبر سه
اول سبزه شک بهای چین بار سوج	سپلا اسیر عفت جو بود سکی قدر کر
بعد فنا همیه بهین زیر مزار سوج	دی جان جسیه فخر کو بهی نه آباوه
کر تو نهین بهین مردوم کارزار سوج	دلو عیبت مقابله عشق کی هر فکر
انچه بجای خود تو کجای کعبه از سوج	دل یک گیر قیو نکاتیک سبزه خان
او عند فیفت گلین بنی از سوج	بهوگی کنی هم سحر صیاد که نجات
کس بات کاهی بهر توجر او دلفکار سوج	کر عرض عالی کنیل گور جان همی چیب
بجای ارب ای قلق دلفکار سوج	دل تو در وقت سحر نه اوقات عشق کی

۶۲

بجای ارب ای قلق دلفکار سوج
 کس بات کاهی بهر توجر او دلفکار سوج
 او عند فیفت گلین بنی از سوج
 دل یک گیر قیو نکاتیک سبزه خان
 بهوگی کنی هم سحر صیاد که نجات
 کر عرض عالی کنیل گور جان همی چیب
 دل تو در وقت سحر نه اوقات عشق کی

لک لک زلف باغ
 لب لبیب عجب
 اوس مرد زلف باغ
 گشت هر کس که لب
 لب لبیب عجب
 اوس مرد زلف باغ
 گشت هر کس که لب

کرم کیمیا غم عشق زهر و دلیمن هم آنچه کیمیا کرم تو این هزار دکنه تنو کا کلمه پری تو اسی هاری طرح یون هون عشق دیوانه گریه کی بند کهن هاری طرح یه یه سینه گیشاید	کرم کیمیا غم عشق زهر و دلیمن هم آنچه کیمیا کرم تو این هزار دکنه تنو کا کلمه پری تو اسی هاری طرح یون هون عشق دیوانه گریه کی بند کهن هاری طرح یه یه سینه گیشاید
---	---

قلق نحر نصیحت بان چه لاه و بهر
 جوسن لری میری محبت کی داستان ناصح

ان شعله خون کا هر اک حضور بدین شوم آتشی کی رفت کی این غنچه درین شوم شیشه حیان خرز کی هر شرارت در قرونین کرم تو این لاکو کرم تو این در لوبین بهر تانین لگتی هر لکین	کیونکر نه بهر یک لکین خون بهر تن شوم کچه کرم تو این شوم خزان خون شوم گونگه بی این جاتی هر معلوم شوم ان شوم میانون کا هر انداز خون شوم پیر عین جوانو کی هر موی بدن شوم
--	---

۶۴
 کیمیا غم عشق زهر و دلیمن
 هم آنچه کیمیا کرم تو این هزار دکنه
 تنو کا کلمه پری تو اسی هاری طرح
 یون هون عشق دیوانه گریه کی بند
 کهن هاری طرح یه یه سینه گیشاید
 کیمیا غم عشق زهر و دلیمن
 هم آنچه کیمیا کرم تو این هزار دکنه
 تنو کا کلمه پری تو اسی هاری طرح
 یون هون عشق دیوانه گریه کی بند
 کهن هاری طرح یه یه سینه گیشاید

کیمیا غم عشق زهر و دلیمن
 هم آنچه کیمیا کرم تو این هزار دکنه
 تنو کا کلمه پری تو اسی هاری طرح
 یون هون عشق دیوانه گریه کی بند
 کهن هاری طرح یه یه سینه گیشاید

و اما در مرقی که در این کتاب
نموده اند که این مرقی در این کتاب
نموده اند که این مرقی در این کتاب
نموده اند که این مرقی در این کتاب

<p>میتا کو حسین جان کر ایب محلتے ہیں</p> <p>حجاب میل کو توڑا جی کڑا کر کے</p>	<p>کبھی ہونہیں آئے سر تو قدم گستاخ</p> <p>بہشت نونہیں ہو او سر آج ہم گستاخ</p>
---	--

سکھاپی میں تپ نصل ہو گئی آخر
نہوئے پاؤں خلق اوس کوئی دم گستن

<p>کرنگ صورت اسبند آسمان فریاد جلائی نوک زبان میری شمع فریاد فغان کمری اسی صیاد باغبان فریاد کرنگ صورت ناقوس استخوان فریاد خیال لعل سینک کیا بلا جان فریاد اسی سنی نہیں عاشق کی مہربان فریاد پیادہ روزگار کانا نہ ہر یاسبان فریاد میان تنفس سینک در زبان فریاد کرنگی مرغ چین بہر آشیان فریاد</p>	<p>ہوئی بلند جوانی شرفشان فریاد و دل جلا ہوں گریہ بچہ تادبان فریاد وہ غنہ بیت آتی جو تادبان فریاد اگر میری رہی بعد فنا بھی جو رشتان نہ غنہ آتی ہر محکومہ موت آتی ہر تمنا کائنات پر جم کو دکھا دیگی زری گلی میں جو عاشق کمان آتش چین کی سیر مبارک ہو مصغیر و نکو جلائی صورت آفرین آتش گل</p>
--	---

ابریک علی درویشی سلم مبارک
 از روزده هم قفس بن علی کاشانی
 کاشانی سلم مبارک
 بنی و تافس از محال متاویلا
 جوینی هوشی نو نوی مجری
 شمس از غنی علی درویشی
 از دربار بهرین سلم مبارک
 قالی بعدقانون

[illegible]

سخت نیری بل سناٹا لگی ضرور
عشق گل پر چو تھو ناز بہار آنو دے
خطا نکاتو پہیر رہتی ہو صفاد و کیتیرین
بیتھنیں کی مری چہا نہیں ہو اسکو گریز
او چو کبر و تکبر ہے خدا کو زیبا
زور و زکر کم نہیں ہو پو کا توہ اکیونگر
کان رکھ کیسی اعظم کی نہیں سنو تیرین

۶۸

ای قلیق انبی اعلیٰ علیہ السلام
حسن پڑا جو کرتے ہیں طرحد اگر کنند

<p>شده و شکر ندین کہیں اس سوا لذیذ داغ آبِ جگر عشق کا کینہ نہ ہو غریب پوچھو زبان زخمِ جگر سے مزہ کوئی چوسنی زبانِ یار جو مینے شہِ صباں</p>	<p>معجونِ بوسہ لب شیریں ہو کیا لذیذ ہوتا بہشت پہلے پہل چل نیالذیذ قاتلِ ہو کیا ہی چل تری تلوار کا لذیذ شیریں کے لب سے لودہ یا بی سوا لذیذ</p>
---	--

بہرِ شہادتِ مہین با نوین لگا پایا
 اور اگر آباد ہو پیرا اور نور ہو
 لکھنے میں ہے جو لب کا اور باقی
 لکھنے میں ہے جو لب کا اور باقی
 قمرِ ناز و ہر کا چلایا
 حجاب کر کے کوئی نہ انداز اجاں
 چھ چھ کے لئے بغض کیا یا تعویذ
 میں وہ معجون ہوں جو کون کون کا
 نہیں کسی قمر کا کھلوں گا
 کسی خوش کیم کی

کجای کجایی من جوی سبب تنهایی
 نشان چو چرخ در آید زلف سیاه
 کجای کجایی من جوی سبب تنهایی
 نشان چو چرخ در آید زلف سیاه

در ردل کو قلی آرام بودا کیتی
 نام لایا نہیں قاصد کوئی لایا تعویذ

لایا خدا ہی وس بت ظالم گمراہ پر جا نیکی جان سرمہ چشم سیاہ پر ہر زاہد و کمزور عبادت کی چشمہ شست کچھ اسکا اعتبار نہیں ہو فاجر پر ہنگام دید سنا سناوس شک ماہ بہر روی پراو کی قدم مار نو لگ خواہاں نقد ہوش بیہوش قوت حاصل کرب ہو پسیں کچھ رنگین کی رخ پر صید اقلی میں ایک ہو تو در چشم پر دیکھا جو کچھ پراہی آنکھیں چسک گئیں اس تر کو خطا کہی کرتے سنا نہیں	چپائی ہوئی ہر راہی رو کر آہ پر رکھی ہر باڑہ یار فریق نگاہ پر میری نظر ہوا دسکرم کی نگاہ پر نازان شو جیوزن دنیا کی چاہ پر یوسف کہی چہرہ کیسی نگاہ پر طاؤس کبک ٹہرین کچھ کچھ تو پراہ چراغ او لٹھ ہو تاہر بیان دا و خواہ سوچ ہو کی لگی ہوئی ہر و ماہ پر صد تو ہر غ دل تیر تیر نگاہ پر بجلی کا شک چھو او سکی نگاہ پر عاشق اثر ہر در رسیدہ کی آہ پر
---	--

لازم اور غریب کی دوا دہا
 چاہی شہرہ در دستوں کی دوا دہا
 اس شہرہ کو چھو چھو چھو
 چھو چھو چھو چھو چھو
 چھو چھو چھو چھو چھو

دن بجاہ زن کو جو دم میں آوے
 درم جو ہو تو میں کیسی میں نہ لکھ
 یہ جگہ کو میں کیسی میں نہ لکھ
 گویا کہ میں کیسی میں نہ لکھ
 گویا کہ میں کیسی میں نہ لکھ

عشاق کو بل سنے کی ہوتی ہوشتا
 خود ترک کر گیا وہ بد دل ہوتا
 بچے کو ترابہ توڑ سناں چھپ
 اس کا ہوا اس سببیا بازار
 بچے کو ترابہ توڑ سناں چھپ
 خود ترک کر گیا وہ بد دل ہوتا
 عشاق کو بل سنے کی ہوتی ہوشتا
 بچے کو ترابہ توڑ سناں چھپ

از دیدن نظایر این که این از نقد دل
 عاشق کمان نهادی چو در
 از این که این از نقد دل
 عاشق کمان نهادی چو در
 از این که این از نقد دل
 عاشق کمان نهادی چو در

خدا حافظ و ابداً در راه سلامت
 که میاید گلانی بنده شمس قاتل
 دم قتل کرباسی کیون نکرده مست
 و کما دیتا اگر قابو در دست
 به چو چای میوید و کلام به جانی
 در کمال بیتابی بود در سر

قسست جز اگر وصل سیر یابند ایندین صبح حجر کی کنو بهی هم نماند با هر یو امین جاسو اینو شب وصال اوس هر دو کی دید کالکدر اشتیاق شکو خجیل تھی و کی سفیدی جاذبی قوت کی است در ذکر دریا مبادی	آو تو نشو نسو و به بار کی پینگ پر و شام هی سرج سد بار کی پینگ پر کو پیر جو او سنو اینو سار کی پینگ پر گردون ٹوٹو پر تو برین سار کی پینگ پر چادر کسی تھی ایسی سار کی پینگ پر تکیے جو رنگ سار کی پینگ پر
---	---

پھی کر نیچے بیٹیا رات بہر قلق رکما قدم نہ خوف کو مارے پینگ پر
--

دم وصل سن سجرا و اگر آبی دل پر قضا بولی پڑی جب کلمہ و کی پڑ سول نگاہ ناز کی پڑی سول پر نہ کامل خدا شرم کی کلمہ صید گاہ در غانی شرم صیل و کلمہ ترن مین شریک	تباہی مین جہاز آیا ہمارا اگر ساحل پر و شتابین نگاہ ناز چو طائر دل پر کوئی صیفی کبی حلقہ نیکھی تیغ قاتل پر قدم مارا رخ دل فزہی قمار بسل پر ستارہ کی پوز نشان لخت و شمع مفضل پر
--	---

بہان در غالب آستین قاتل
 اگر میو جانین مقبول شہادت
 وہ مشتاق شہادت ہون پڑو کین پور
 جگر تباہی کیا رنگ بخت میو بسل پر
 بہر گلشن دلف جزو کین دید کا قابل
 جلیں کاری ہر وقت نیکو دامن
 نژاد سی جی ہر وقت قاتل قاتل
 تھلا دم پھر لڑا و ادا تیغ قاتل پر
 خیال غلام و رو جان در پیر جان پر

سہ

پھی کر نیچے بیٹیا رات بہر قلق
 رکما قدم نہ خوف کو مارے پینگ پر

دم وصل سن سجرا و اگر آبی دل پر
 قضا بولی پڑی جب کلمہ و کی پڑ سول
 نگاہ ناز کی پڑی سول پر نہ کامل
 خدا شرم کی کلمہ صید گاہ در غانی
 شرم صیل و کلمہ ترن مین شریک

تباہی مین جہاز آیا ہمارا اگر ساحل پر
 و شتابین نگاہ ناز چو طائر دل پر
 کوئی صیفی کبی حلقہ نیکھی تیغ قاتل پر
 قدم مارا رخ دل فزہی قمار بسل پر
 ستارہ کی پوز نشان لخت و شمع مفضل پر

[illegible]

شام گلشن کی شوق پہن کر بوسہ دینا
 سر جھکا جانا کہ کہیں شوق قتل میں
 نہ چھوڑے اس قاتل کی کہیں شوق قتل میں
 چو مت ہوں پوچھنا کہ کیسے شوق قتل میں
 قری ہی ہر ادنیٰ کی صورت میں شوق قتل میں
 گھر ہمارے قتل کرتے ہیں قاتل قتل میں
 قتل کی دانی دے غم غراب در میں دیکھ
 سیتے جانا آسمان میں ہر ملک شام

۷۷
 قتل کی دانی دے غم غراب در میں دیکھ
 سیتے جانا آسمان میں ہر ملک شام

اب تلک گرم بھل کر نیکی کچھ فکر نہ کی
 اور آہو بھنی قلع قلع فصل رستان پر

ہاں سنت کے جو کھوار میں جان کر
 رشتہ شست کہیں ہو تا اگر سیاں پر
 جو تھ لوگو تو رکھ دو لگا میں آن پر
 بد کے تھو کو چکر لچر افشان سر پر
 نہیں ہر کار جنوں چتر سلیمان پر
 جو بلا آئی ہو تو شب جبران پر
 طیر ہی ٹوپی نہ کھوایا مہ تابان پر
 داغ جاں گل ستارہ جو جانان پر
 بارش شک ہو اور شورش طفلان پر
 جنوں جو میں کو سپر تہیں قرآن سہر پر
 عوض چتر طفل شہر مردان سر پر

ہاں سنت کے جو کھوار میں جان کر
 رشتہ شست کہیں ہو تا اگر سیاں پر
 جو تھ لوگو تو رکھ دو لگا میں آن پر
 بد کے تھو کو چکر لچر افشان سر پر
 نہیں ہر کار جنوں چتر سلیمان پر
 جو بلا آئی ہو تو شب جبران پر
 طیر ہی ٹوپی نہ کھوایا مہ تابان پر
 داغ جاں گل ستارہ جو جانان پر
 بارش شک ہو اور شورش طفلان پر
 جنوں جو میں کو سپر تہیں قرآن سہر پر
 عوض چتر طفل شہر مردان سر پر

از کمال و اقبال و از کمال و اقبال
از کمال و اقبال و از کمال و اقبال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا اور لائی سب سے تیرنگی بوباس
 بوسہ تیر بن ہم بادہ کشی کو بے
 بڑ بڑست ہو جاتی ہیں ہم بادہ پست
 صحبت گیسو شکنیں کاتری جو پڑ
 پہونگی سیج میں خوشبو کیان تھی بہ
 تنہ بہ تنہ رکھتا تیری مر گئے یوسف طبع
 اور نسیم نفس سرد کھلا دے انکو
 گلشن کوئی صنم میں تو کہی لا صیاد
 ہنسا سیر میں اس گل کو جو ہونامی گ
 عرق جسم کر کیا نخل چن سینچے ہیں
 کم لحدو نہیں گلزار مجھے فرقت میں
 کس گل تر کا قصور ہے کہ اسو عیبل زار
 اور قلوب لغت گیسو کو چپا تیر جو عبت

کہ لباس گل زینت دہن کی بوباس
 مسکتی تھی ہوتی کو دہن کی بوباس
 ساقیا دختر زمین ہر دہن کی بوباس
 ناقہ خال میں بے شک نص کی بوباس
 بچ گئی ہو گئی تیری بدن کی بوباس
 جان جی تھی ہی سبب قن کی بوباس
 ہر گلی میں ہر مگر غنچہ دہن کی بوباس
 بلبو کو جو دماغو نہیں چن کی بوباس
 آؤ خوش آمد سو بھی اس کی بوباس
 رخت گل میں تیری جائتین کی بوباس
 محل نسیم میں کی کافور نص کی بوباس
 بس گئی لمبی سان چن کی بوباس
 کہتی تھی کی نہیں شک ختن کی بوباس

کیا اور لائی سب سے تیرنگی بوباس
 بوسہ تیر بن ہم بادہ کشی کو بے
 بڑ بڑست ہو جاتی ہیں ہم بادہ پست
 صحبت گیسو شکنیں کاتری جو پڑ
 پہونگی سیج میں خوشبو کیان تھی بہ
 تنہ بہ تنہ رکھتا تیری مر گئے یوسف طبع
 اور نسیم نفس سرد کھلا دے انکو
 گلشن کوئی صنم میں تو کہی لا صیاد
 ہنسا سیر میں اس گل کو جو ہونامی گ
 عرق جسم کر کیا نخل چن سینچے ہیں
 کم لحدو نہیں گلزار مجھے فرقت میں
 کس گل تر کا قصور ہے کہ اسو عیبل زار
 اور قلوب لغت گیسو کو چپا تیر جو عبت

ہم چلے اور سکا نام کرین دیا ہیں
 دیت سر سے چھوڑ دینا تو نہ ہو
 وقت زد و کوبی رونق نہ ہو
 بڑ بڑست ہو جاتی ہیں ہم بادہ پست
 صحبت گیسو شکنیں کاتری جو پڑ
 پہونگی سیج میں خوشبو کیان تھی بہ
 تنہ بہ تنہ رکھتا تیری مر گئے یوسف طبع
 اور نسیم نفس سرد کھلا دے انکو

کہ لباس گل زینت دہن کی بوباس
 مسکتی تھی ہوتی کو دہن کی بوباس
 ساقیا دختر زمین ہر دہن کی بوباس
 ناقہ خال میں بے شک نص کی بوباس
 بچ گئی ہو گئی تیری بدن کی بوباس
 جان جی تھی ہی سبب قن کی بوباس
 ہر گلی میں ہر مگر غنچہ دہن کی بوباس
 بلبو کو جو دماغو نہیں چن کی بوباس
 آؤ خوش آمد سو بھی اس کی بوباس
 رخت گل میں تیری جائتین کی بوباس
 محل نسیم میں کی کافور نص کی بوباس
 بس گئی لمبی سان چن کی بوباس
 کہتی تھی کی نہیں شک ختن کی بوباس

ہم چلے اور سکا نام کرین دیا ہیں
 دیت سر سے چھوڑ دینا تو نہ ہو
 وقت زد و کوبی رونق نہ ہو
 بڑ بڑست ہو جاتی ہیں ہم بادہ پست
 صحبت گیسو شکنیں کاتری جو پڑ
 پہونگی سیج میں خوشبو کیان تھی بہ
 تنہ بہ تنہ رکھتا تیری مر گئے یوسف طبع
 اور نسیم نفس سرد کھلا دے انکو
 گلشن کوئی صنم میں تو کہی لا صیاد
 ہنسا سیر میں اس گل کو جو ہونامی گ
 عرق جسم کر کیا نخل چن سینچے ہیں
 کم لحدو نہیں گلزار مجھے فرقت میں
 کس گل تر کا قصور ہے کہ اسو عیبل زار
 اور قلوب لغت گیسو کو چپا تیر جو عبت

کشتن و خاستن و بستاندن و بستاندن
 کشتن و خاستن و بستاندن و بستاندن
 کشتن و خاستن و بستاندن و بستاندن
 کشتن و خاستن و بستاندن و بستاندن

سولی جو چشم کاغذ و دیندار و تری خوش سخن بگناید و بیوتانین کوئی شاید که نصیب میں وصل چشمین سنی هر سچ پیونگی بهر سچ از چشمین صیاد بعد از پرده رونق تیر پرری	در آینه زرمین برین چمن همی آید هر خلیقه قیل که در آینه چمن آید به وجه که سبزه آینه چمن بر آید که اثر چمن بر آینه چمن آید سنسان هر جو که نفس تو چمن آید
---	--

کیا کوئی دل لگا کر که شعر و قلیق
 مقرر می سخن برین بل سخن آید

میگین یون چمن آید و سنی بیدار حسرت قیل که سبزه نه تقاضا و شمل دامن لفت کی سبزه بکایه تناش و شمل وقت انبار غم و دهم دوری قاصد قصه دیوانه چشم آ کر بخوبی که بود کیسی تصویر کسی یا نه که او شمل	حبیبی یما بین گشتار کو جلا و کراس خودی سبزه بکایه کشتار کو جلا و کراس که کراسی کو لیا خانه صیاد کراس رحم دل کوئی نه شمل و ستم آید و کراس شزه یار سانشهر جو بهر قاصد کراس عکس بیته آ کر گمی روز و بهر و کراس
---	--

کشتن و خاستن و بستاندن و بستاندن
 کشتن و خاستن و بستاندن و بستاندن
 کشتن و خاستن و بستاندن و بستاندن
 کشتن و خاستن و بستاندن و بستاندن

چمن پر کیم و بستاندن و بستاندن
 چمن پر کیم و بستاندن و بستاندن
 چمن پر کیم و بستاندن و بستاندن
 چمن پر کیم و بستاندن و بستاندن

[illegible]

کتابت کتب و نسخ
در کتابخانه
مکتبہ اسلامیہ
دارالعلوم دیوبند

این کتاب در سال ۱۲۸۵
 در شهر تهران
 در روز ۱۵
 در ماه ۱۲
 در سال ۱۲۸۵
 در شهر تهران
 در روز ۱۵
 در ماه ۱۲
 در سال ۱۲۸۵

[illegible]

کسی کو نہ پہچانے کہ ایک طرف
 کسی کو نہ پہچانے کہ ایک طرف
 کسی کو نہ پہچانے کہ ایک طرف
 کسی کو نہ پہچانے کہ ایک طرف

یونان میں ایک جنگجو
 جہاد دیکھتا ہے جنگجو
 شہر شوقی و شوقی
 دلال بولتا ہے غریب کا
 اکیس سال ہونے کے بعد
 نئے سوئے درخت ہونے کا
 چھوٹے بچے کا کمان

کبھی ہونیں فصلی بنارو واقف	یکایک و ٹوٹ پٹم کی سطح ایذا
خضر ہونیں سیر دیار سے واقف	خیال خط نہیں آتا ہر زمین کے پوہی
یہ آئینہ نہیں تیک غبار سے واقف	منور عارضی لمہ جو گرد و خاک سے پاک
ہوا جو لذت بوس و کنار سے واقف	وہ ایک رات ٹھہرے لاکھ سوئی گا
نہیں ہے نشہ الفت و تار سے واقف	چڑھ کر گاجے میں جان بیکار و تر ایگا
نہیں تو ناز لکھی خوشی یار سے واقف	وہ ست اب ہر بین حین میں شہر نگر
اجل نہیں ہر جسم ناز سے واقف	وہ تو ان کی ہی دم لاغری کی پرست

ہم ابتدا ہی سے دل کا کھنکھاتے قلق
چوہو عشق کو انجام کار سے واقف

سارازمانہ آج تو ہر یار کی طرف	ہو لگا کون عشق نادر کی طرف
حیرت دیکھتا ہوں رخ یار کی طرف	جس آنکھ سے پیا تہا دل و جگر کی طرف
منہ کر کے سوئیں ہم نہ دریا کی طرف	در بان کبھی چور و دزدک منہ ہیں
فاضل ہو کر چہ ہمارا ہی سرکار کی طرف	بارگاہ ہو ہو سونکا کوا بھی حسنا

دردان ہوتا ہے
 اندکاش نہیں کم ہوتا ہے
 ہر ایک ہر ایک ہر ایک
 ہر ایک ہر ایک ہر ایک
 ہر ایک ہر ایک ہر ایک
 ہر ایک ہر ایک ہر ایک
 ہر ایک ہر ایک ہر ایک
 ہر ایک ہر ایک ہر ایک

غلظت از این غلظت در گور
 عالم حشر کو کوی و دنیا و جلا و جلا
 بیکای و بیکای و بیکای و بیکای
 کیون اسم کر که بیکای و بیکای
 دل لگان و بیکای و بیکای
 آرزو و بیکای و بیکای
 از شب و بیکای و بیکای
 سامنا کوئی آفت کلاه تار و بیکای
 ۹

اک پروردگار کو تسخیر کیا ہے جب سے
پندرشاق قلوب تہرین اگر مشوق

<p>دلیں ہے، اور کون کونسا حال تباہ عاشق دی ہر آنسو اور چین شمع نگاہ کو کچھ دل معشوق کو کیا تمنا سہی واقف ہو بعد از ان چہ بخت خوش چشم حال اور کجا از کجا آنا ہر عیادت کو دم زنجارین ہر ویرین و زلزلہ کی لگی رہتی ہے</p>	<p>پوشش کعبہ نیا بخت سیاہ عاشق تار و پود میں وہ لاکھوں نگاہ عاشق عرش عظم کو بلا دیتی ہر آن عاشق و کعبہ رستہ پرین ہر وقت نگاہ عاشق کوئی کیوں وقت سفر کرتا ہے عاشق حال معشوق کا ہر پیش نگاہ عاشق</p>
---	---

سوخت و سوخت در بی شک و شک
 قتل و زجر و ظلم و ستم
 صفوی و سیدی و شاه و پادشاه
 سوز و گریه و جان و مال
 اسیر و آزاد و کشته و زنده
 راز و نیاز و کینه و محبت
 آتش و خون و دود و دانه
 دین و دنیا و دهر و دهر
 دشت و دشت و دشت و دشت

وہاں سے کہیں کوئی نہ آئے
اب تو شوق کو کر کے نہیں
اس گل میں کوئی نہ رہے
بیشمار ہر گشت و گزارے

د

کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق
 کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق
 کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق

دل پر محبت سے گدا دیوئے چشم ساقی یاد کامل میں شبنم سحر ہو کیونکر جام سان بریا کرتی ہرستی میں حال ہوس کا نہیں آنکھ سے دیکھا شاید جان پا جاتا تو دبا تو نہیں ہر دم مرد تیری باز محبت کا زلا ہے چین ہے نفس کی لگ بابت تو دکھ لائیں مزا طوطی گلشن اعجاز ہو تیرا خط لب وہ سٹے غیر سیرتم اور حسین سیرت ملو چاہتو والو نہ پیرنگ جہان ناز کر دل تو پھر دانتہ شمع رخ دلبر ہے مرا فکر ملبوس کیا آکپو عیا نون کو سمیٹے تو سیکڑ و نکو دور قاطع پیار کیا	حیات میں ہے جام پر مینا عاشق تیرہ روزی پر مری شبنم عاشق جام ساقی پر تر کیا نشہ صبا عاشق کسکے دیدار کا کرتے ہیں قیام عاشق اس تکلم پر ہر اعجاز مسیحا عاشق مولانا تیرہین سرنچ کر سودا عاشق مالدار و نہ پھرت ہر دن نیا عاشق بہتو کیا دیکھیں توجہ حشر و سما عاشق جو معشوق کا تیر نہیں بدلا عاشق میں نہ معشوق کیسا نہ کیسا عاشق سوز حسرت پر مر دروغ جگر کا عاشق کہی ہو تو نہیں آلودہ دنیا عاشق کوئی معشوق مگر سپاہ پیا عاشق
---	---

کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق
 کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق
 کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق

کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق
 کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق
 کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق

کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق
 کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق
 کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق کلام عشق

Handwritten text in Persian script, likely a continuation of the historical account, written in a cursive style. The text is densely packed and covers the lower half of the page.

[illegible]

<p> بارالم کرمیون شمع کسان تلک یوسف میرز مول تبریک کسان تلک او شش شنگی کی گردش شمشیر سیاه لاغورده ہون جو سائو بال ہما پڑ کسان کہ خیال نوافیون کسائی بر مانع شمع سوزنہاں کماہر ایک حال کیونکر تار جائیکی اب کوئی نظار پرست ہین چری تری ہر کیا ہین شاد آنسو چہ نہ بیل لال کو ایک دن ایسی گریہ سب سے مجبوری طرح چو رنگ کر چکر جگر دودق میر جان </p>	<p> بوجہ اس قدر اوٹا سیر اوٹو جان تلک بند کر کو سبب عزیز نہیں نقد جان تلک پیسے بڑنگ سر سرہ مرا سخوان تلک سار ک بدن کی چو پڑ نہیں بیان تلک لاوا سی بہا سو او سکویاں تلک مانع جگر سیر لیکو ہاری زبان تلک اغیار کو گٹھو ہو کر ہین باہر جان تلک خود کا خیر ہو میر معان تلک آتی نہ برق خندہ گل آشیان تلک آتی نہیں تھنا سب کو نہ جان تلک تنق ادا کرنا اوٹا دین کسان تلک </p>
--	--

کچھ عجیب و غریب خیالات
کرتی تھیں، دہر کوئی ادنیٰ تک
داد سخن تو ایک طوطا کی طرح
بھیج رہی تھی، وہاں تک کہ
آج کل کے امت پریشانیوں کی

میرزا محمد علی خان صاحب
از کتبه امین الدوله
در روز شنبه ۱۲۸۵

[illegible]

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

حب سوز تجلیب ہو گئی کوئی یوں دیکھا حال یار
 شیشہ بھی کوئی یوں دیکھا حال یار
 بیخاتمہ بہا نہیں نہیں کوئی درد مند
 اسو میں شمع دانہ جل گیا دکھا درد مند
 بانی ویر خلاصم اب ہو اسہا شوق
 حب سوز تجلیب ہو گئی کوئی یوں دیکھا حال یار
 شیشہ بھی کوئی یوں دیکھا حال یار
 بیخاتمہ بہا نہیں نہیں کوئی درد مند
 اسو میں شمع دانہ جل گیا دکھا درد مند

<p> در غم پر دماغ محبت که سحران بهی نمی سیری و روان هر پیر نیز جو او غل غل می پایس گوچه نهین چن در غم سو دا ساری دنیا که یکبیر نسو چیر ایام بکو </p>	<p> بهو گو شهره آفاق و فاداری دل سوکت پایس تو چار کج بیماری دل سوز الفت هر مگر گرم تهریاری دل لاکھ جانی مین منون گرفتاری دل </p>
---	---

فائدہ ملتا ہے عراق کا اس سہم میں بھیجیں
راحت جان ہر قلعہ و روزگار میں

اندر حسن صنعت و قریب آمدن دل
 به دلف مصل یا جور و فتنه فرا دل
 اوران جفا شعار حسین و نیمه کج دل
 بهائی ازلی سواد کویہ دوست و سرور دل
 و کلا و حجب عشق برین کجا کج دل
 شناید و کج فافله مصل بهوش کا
 کترین شکر از رفیع لوحش برین یہ گر

چشم بین ملک بر کریم، ملکوتیوں میں
فریاد غمزدیپ کی ستاروں کو نکل
نظارا قدم تو کو چو دست نہ لگاؤں

[illegible]

This image shows a page from a handwritten manuscript. The text is written in a highly stylized, cursive script, characteristic of Urdu or Persian calligraphy. The ink is dark, and the paper appears aged and slightly discolored. The text is densely packed, with many lines of writing. In the bottom left corner, there is a small, distinct signature or stamp, possibly indicating the author or a date. The overall appearance is that of a historical document or a literary work.

کسی کی یاد دلا کر کے گاہ بیتی
 جیسا کہ جو تیرے پاس آئے ہیں
 جیسا کہ جو تیرے پاس آئے ہیں
 جیسا کہ جو تیرے پاس آئے ہیں

مسلک زمین ہو عالم بالا کو زلزلہ
 ہو چھین چو گشت عرش تلک لہ لہ لہ لہ

اشعار میر جو کیوں نہوں پروردگار
 موزون کیوں ہیں سب قلوب تلک لہ لہ لہ لہ

نہ کل تک وہ تھو متہ لگائیکو قابل	ہو تو آج باتیں بنا کر کے قابل
تری ہندگی اور سیر کار چھا	یہ سہرا و تر کر آستانہ کے قابل
سہرا زخم دل پر ہے شور قاتل	تری تیج کا پہل ہے کہانی قابل
نکار و منہ پیٹ سو پاؤں تھنے	ہوے جب کہیں آؤ جانیکو قابل
دل بواہوس لائق دماغ الفت	یہ درجہ نہ تھو اس نرنا کے قابل
ان تھو نہ دو پوگلی لطف فرمیدل	ہر کما نہیں تھو دکانو کے قابل
یہاں سو میں کشا چلو اس چین ہے	شہین یہ جگہ آشیانہ کے قابل
تینگے ہیں گستاخ کو شمع پیکر	شہین تیری محفل میں آنیکو قابل
کوئی او سکے دزد خاں سے یہ کہد	مرا نقد دل ہو چو لہ کے قابل
کبھی خون میں نہ بھی مائتہ تر کر	یہ مسندی تو تھو گناہیکو قابل

رام کا حال سے خدا غور کیا ہے
 جیسا کہ جو تیرے پاس آئے ہیں
 جیسا کہ جو تیرے پاس آئے ہیں
 جیسا کہ جو تیرے پاس آئے ہیں

کسی کی یاد دلا کر کے گاہ بیتی
 جیسا کہ جو تیرے پاس آئے ہیں
 جیسا کہ جو تیرے پاس آئے ہیں
 جیسا کہ جو تیرے پاس آئے ہیں

عشق زخمین کز زین باد فدا کیسویں بار
 بانه تو بین فوج تکی کا صلب میں لایم
 اب شکایت کی کجی کجی کجی کجی کجی کجی
 ہزار الفت کجی کجی کجی کجی کجی کجی

دم میں تمہاری آنکھوں میں دم سے ہم
 اوروں کو بھی غم کیسین کبھی چشم کھ سہم
 اوس شوخ کو گہرا نیرنگ لای دم سے ہم
 تسخیر کر کر پو پو نکو نقش دم سے ہم
 سیکو یہ چال یار کز نقش قدم سے ہم
 راحت بہت اوستا ہین کجی ستم سے ہم
 خوش چنگا کیدن نہ تو قید غم سے ہم
 رکھتی ہین کام خنجر قاتل کز دم سے ہم
 جانبر نہ تو نگرا فی کیسوں کو دم سے ہم
 جامہ اپنا کم سچھو نہیں جامہ ہم سے ہم
 نالش کر پو پو خاک ملک عدم سے ہم

بر عہد اگر سنجے تو دیر نہ دل کبھی
 پاتو ہین کز زخمی میں اس مہر کا فرغ
 جادو ہین ہین قہر غصے ہین چا
 اقلیم عاشقی ہین سنیان وقت ہین
 پامانو نکا ہو پیٹھ افتادگی بلند
 درد جفا سیوتی ہر چشم دغا کمال
 بختیاری ہین کلمات یار سے
 دلوں ہمارے الفت مرگان پار سے
 جب تک سینگو بہتہ تریق خال لب
 کز ہین فیض بادہ سیر طلسہ
 عشق میان پکار مارا ہر بیکناہ

اب الفت کجی کجی کجی کجی کجی کجی
 اب تصور میں کجی کجی کجی کجی کجی
 شش عقائد میں کجی کجی کجی کجی کجی
 ہزارین دس غم کیسین طالع ام سے ہم
 پار ہین غار قیامت ہوا ہین سال

روز جزا کا خوف نہیں کچھ ہین قلاق
 پانچ گنے خدا الفت شاہ ام سے ہم

عشق زخمین کز زین باد فدا کیسویں بار
 بانه تو بین فوج تکی کا صلب میں لایم
 اب شکایت کی کجی کجی کجی کجی کجی کجی
 ہزار الفت کجی کجی کجی کجی کجی کجی

تمام کرد و در سبزه دیکته این
 ز کشتن او در این جا در کتب فزون
 مقام حفظه باری پناه دیکته این
 طایق عشق کردار وین بخت این
 عیش عیلا فحش کی تاه دیکته این
 لبی کلامی کشتن کا مثل این
 جلد و در کتب کتب است اسم و راه دیکته این
 رقیب عاقلین چار و این قیامت

صفت بگل سن تخمین برادرین هم
 خانه برادی عشاق کی بنیادین هم
 درین لاکو کورین قتل و جلا دین هم
 واجب لرهم بین یا قابل بیدارین هم
 طفل کتب هوتم بجان ای دین هم
 کیا هو خواهی سیارین بادین هم

قدر زنی در جهانین بی باون کمال
 شکوه کتا بهون شای کون فراترین
 احسان رسو و تر تیغ نگه یار کا قول
 هم شکایت تخمین کز تمین صفت
 هم سمجستی بر پرا بی هوئی بائین
 گیسو یار کسود و کز کیا خانه خراب

آج موتی تو قلیق قطع امید دیدار
 نگران اسلحه سو رخ جلا دین هم

هم او کی تهور و نون و جابه دین
 کیسی جو گوئی کبوتر تبا دیکته این
 به خوب صالت تیغ نگاه دیکته این
 کین کریم بی ایدل گناه دیکته این
 پری هوئی جو تباری نگاه دیکته این

کریم همسره کیو مکر تبا دیکته این
 گمان قاصد گشته چکو هوتا سب
 ستاری انگور کشته و پری سهرین
 مر او را لود مالو کرسنه و اعطکی
 یقین سو کز گشتگی قسمت کا

۱۰۸
 تمام کرد و در سبزه دیکته این
 ز کشتن او در این جا در کتب فزون
 مقام حفظه باری پناه دیکته این
 طایق عشق کردار وین بخت این
 عیش عیلا فحش کی تاه دیکته این
 لبی کلامی کشتن کا مثل این
 جلد و در کتب کتب است اسم و راه دیکته این
 رقیب عاقلین چار و این قیامت
 تمام کرد و در سبزه دیکته این
 ز کشتن او در این جا در کتب فزون
 مقام حفظه باری پناه دیکته این
 طایق عشق کردار وین بخت این
 عیش عیلا فحش کی تاه دیکته این
 لبی کلامی کشتن کا مثل این
 جلد و در کتب کتب است اسم و راه دیکته این
 رقیب عاقلین چار و این قیامت

(Handwritten Persian calligraphy)

[illegible]

[illegible]

میں الٰہی حبیب ہوں کہ مریض پہ چمانا ہر مشعل
 کس سرزمین پہ جاؤں تو کون سا کھنڈ
 فراق میں کہ مریض پہ چمانا ہر مشعل
 تم ہی یہ بات ہو، تم ہی مریض پہ چمانا ہر مشعل
 ہم ایک عذیب گم کردہ شیان ہیں
 یاد کم از کم ہوا یہاں سے
 پیوی نہیں ہیں وقف ہوں ان کمان ہیں
 ہلکے تیری دین جہنم جی چاہے پتوہ پلو

ایک ان کی صورت ہر وقت ہر سفر میں لٹ جاتے ہیں ساغر کٹر اسی غریب بوتل لگی ہوئی ہر آٹھون ہر کمر میں کیا فائدہ فلک کا ہو گا مریض غریب اے زلف یار اندھیرے تر تری گہر میں اگر تو آہ میری مشورتی اثر میں حسن جناب سے سفت چیتا نہیں نظر میں بجلی چمک ہی ہو دامان ابر تر میں لب خشک ہیں کون گواہ کمر میں ساقی مجھ صبحی تو تو بھی جام زر میں سب دل دوستی کا کسل جاتا ہر سفر میں	خاک پی ہر مردن بھی ہی طلب میں ایدل میرا گیسو ہو بچہ خطر نہایت بنبت العنب کی فرقت لکھو نہیں گوارا برباد کر رہا ہو کیوں میری خاک ظالم سکیو ہر پاس مہمان تو دلو کو توتی ہر غیر نرسوا بے ہمتا بھی بہتے نہیں کسی د اے ماہ مصر خوبی اگر تھارو کچھ بھی وہ برق حسن سی ملو میں نہیں رہا مستحق کی نفع عاشق کو نفع کر د وہ وقت تابان آیا ہر کس چمک سے چوڑا ہو یا پہلی منزل ہی میں بیچ سے
---	---

حال خلق کیا ہر بار ہو جیسے ہو
 جبکی نہیں دو کچھ درد ہی جا میں

۱۱۶
 اے یار کمان پہ تیری سیل
 اے جان نثار کمان پہ تیری سیل
 قوت جان نثار کمان پہ تیری سیل
 ہستی شافت تو پیکر بیوقوف دران
 اے جان نثار کمان پہ تیری سیل
 ہلوگ با کمان دران کمان پہ تیری سیل
 خط لکھا ہے خط دران کمان پہ تیری سیل
 خط لکھا ہے خط دران کمان پہ تیری سیل
 خط لکھا ہے خط دران کمان پہ تیری سیل

میں الٰہی حبیب ہوں کہ مریض پہ چمانا ہر مشعل
 کس سرزمین پہ جاؤں تو کون سا کھنڈ
 فراق میں کہ مریض پہ چمانا ہر مشعل
 تم ہی یہ بات ہو، تم ہی مریض پہ چمانا ہر مشعل
 ہم ایک عذیب گم کردہ شیان ہیں
 یاد کم از کم ہوا یہاں سے
 پیوی نہیں ہیں وقف ہوں ان کمان ہیں
 ہلکے تیری دین جہنم جی چاہے پتوہ پلو

سیر کرنا و کویا جو بازار و نمین
 چاہتی ہیں کوئی غیرت پوچھ نہیں جاؤ
 رو قدم چل کر جو نو چال دکھا کر اپنی
 خون عشاق سولہ دم ہر پر ہیز کرین
 شیخ نکمبہ ہو دیار بہن تنجہ نہ
 دیکھ کر کشتہ خیز ہرین کیا اوٹھتا ہے
 فصل گل فی خزان بھی ہو گلزار اگر
 سیر کرنا و کویا جو بازار و نمین
 یہ بیادار کی سرکار میں دیکھ نہ
 کہیں جو نہ ہو سہمی مٹی تیرا بربال
 تنہا قاتل کو گلستا بہن خوش ہو کر
 کسی من جو نہ او بھنا ہوئی صحبت گل
 قاتل ثابت ہوں منہ کی گنگا کو کھین

مشہور ہے جو ہیں پو کر خریدار دین
 کس قدر کو گھر میں تیرے ہیں بازار نمین
 شو کو رین کہانی ہرین کیب ہی کسار نمین
 کہ شمار آپ کی آگہو لگا ہمارو نمین
 ایک ہی کے در پر نمون ہیں پرتار نمین
 جنس ان سہکار لکوائی جو بازار و نمین
 طائر دل ہر ہنودا ونگو گرفتار و نمین
 خبر تیرے ہوئی شرم لگ گئے بازار و نمین
 بڑ گنہ ہیں گوجا تیرے ہیں گنگا و نمین
 جن نمون قدر شامی تھی خریدار و نمین
 عید قربان ہر صحبت گر گنگا و نمین
 اسی ضعیفی تن را شاپا ہوا و نمین
 ہر تیری بات گریات رہی بازار و نمین

سیر کرنا و کویا جو بازار و نمین
 چاہتی ہیں کوئی غیرت پوچھ نہیں جاؤ
 رو قدم چل کر جو نو چال دکھا کر اپنی
 خون عشاق سولہ دم ہر پر ہیز کرین
 شیخ نکمبہ ہو دیار بہن تنجہ نہ
 دیکھ کر کشتہ خیز ہرین کیا اوٹھتا ہے
 فصل گل فی خزان بھی ہو گلزار اگر
 سیر کرنا و کویا جو بازار و نمین
 یہ بیادار کی سرکار میں دیکھ نہ
 کہیں جو نہ ہو سہمی مٹی تیرا بربال
 تنہا قاتل کو گلستا بہن خوش ہو کر
 کسی من جو نہ او بھنا ہوئی صحبت گل
 قاتل ثابت ہوں منہ کی گنگا کو کھین

بیجا ہوئی ان آہو کوار و نمین
 جو نظر کو تیری تلووار و نمین
 عاشق خال بچ اپنا سہیلک بوسے
 کہ ہاروی تہی ہیں بیکھار و نمین
 جاوے نہ پیا کی راہ آمد و نمین
 سب کوں چل کر دربار کی دیوار و نمین
 پیچ و لکھو نہ ہو جاوے عاز
 پیادیت یہ دہو نہ ہوا کی بازار و نمین
 ہم لکھتی ہی او جہا او کیست
 ہم ہم آہو جہا او کیست
 ارفصل بہار لکھو کیست
 علی ہر تیرا لکھو کیست
 قاتل کیست کیست
 اسی کیست کیست

سیر کرنا و کویا جو بازار و نمین
 چاہتی ہیں کوئی غیرت پوچھ نہیں جاؤ
 رو قدم چل کر جو نو چال دکھا کر اپنی
 خون عشاق سولہ دم ہر پر ہیز کرین
 شیخ نکمبہ ہو دیار بہن تنجہ نہ
 دیکھ کر کشتہ خیز ہرین کیا اوٹھتا ہے
 فصل گل فی خزان بھی ہو گلزار اگر
 سیر کرنا و کویا جو بازار و نمین
 یہ بیادار کی سرکار میں دیکھ نہ
 کہیں جو نہ ہو سہمی مٹی تیرا بربال
 تنہا قاتل کو گلستا بہن خوش ہو کر
 کسی من جو نہ او بھنا ہوئی صحبت گل
 قاتل ثابت ہوں منہ کی گنگا کو کھین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

دیکھو لیجئے
 نواز و حسن بکراؤں
 جلیوہ خسار کی پونہ کامیاب
 اس قدر سچ و سچ ہیں
 کہ سفید کی گلیں شرم و
 آتشیں کس قدر اوس
 حال رخ پر نظر آئیں
 جام و دیا پر دیکھو
 ۱۲۱

141

یہ تو میری کھانسی کا درد ہے
کہ درختوں پر گمان ہو تا ہے
جس کی آواز میں بدلتی ہے
دیدہ و غول یہاں ہے
دور میں اور قصبہ کی گلی میں
کلاں کی گلی میں ہے

[illegible]

یارب عیسیٰ ہو تو مرا فرما
 کہ تو نے میری دست یاری میں
 جس طرح دینی کا جو کمال ہے
 پونہیں انہیں ہی کی توجہ
 اس آرزو میں فکری ہو جو
 میں آرزو میں فکری ہو جو
 او یا بخانہ نہ تو را زمین
 ان ہو کہ تو کی جگہ پر
 بات اور سنی انہیں کی چپ
 دیکھا کہ

[illegible][illegible]

[Faint handwritten notes or bleed-through from another page.]

زبان از جبهت سخن که شایسته آنست
 مینویسد از این که با خط و نشان
 سخن تازه ستاورد و به خط و نشان
 و این که از تو به سخن و در داستان
 زبان از جبهت سخن که شایسته آنست
 مینویسد از این که با خط و نشان
 سخن تازه ستاورد و به خط و نشان
 و این که از تو به سخن و در داستان

ادب و حسن و احسان که زبان
 در این که بکشد کیست که نشو و نما
 در این که بکشد کیست که نشو و نما
 در این که بکشد کیست که نشو و نما
 در این که بکشد کیست که نشو و نما

۱۲۵
 در این که بکشد کیست که نشو و نما
 در این که بکشد کیست که نشو و نما
 در این که بکشد کیست که نشو و نما
 در این که بکشد کیست که نشو و نما

در این که بکشد کیست که نشو و نما
 در این که بکشد کیست که نشو و نما
 در این که بکشد کیست که نشو و نما
 در این که بکشد کیست که نشو و نما

کس طبع مژگون تنم مقل بشو	ادب دامن جلا دکردن یا نکردن
اوس سہی قدی محبت میں گد و جد	ذکر قمری تہ شمشاد کردن یا نکردن
صد مہر لہو دہالی سہ نفس میں صیاد	لطف پرواز چین یاد کردن یا نکردن
قصر ہستی کو کہیں زور دہن پہونک سہ	ضبط آہ دل ناشاد کردن یا نکردن
سہر کہیں سہو نفس سہو سہی آنہ پیرا	شکوہ غفلت صیاد کردن یا نکردن
کیون تنہ سہو سرکہ رقابت کاٹا	ریج بے عقلیہ فرہاد کردن یا نکردن
بشیریاں بہاری ہنشا بہار آتی ہر	پہلے سہو خاطر حداد کردن یا نکردن
ہر گہری صوف دہن میں نیاں گہری کر	بات ہی اوستہم ایجاد کردن یا نکردن
محو یاد لب نگین ہون عوض اشکو کر	صرف خون دل ناشاد کردن یا نکردن
دل پر دہوانہ الفت پہ چھاؤ نکا پر چوٹ	کولی تسخیر پرزاد کردن یا نکردن

تہ خجری قلع فرصت نظارہ ندی	زبان غنیمت آتی نہیں بنی زبان سون
غم بے چینی جلا دکردن یا نہ کردن	

زبان غنیمت آتی نہیں بنی زبان سون
 زبان غنیمت آتی نہیں بنی زبان سون
 زبان غنیمت آتی نہیں بنی زبان سون
 زبان غنیمت آتی نہیں بنی زبان سون

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ابن عربیؒ کی اس شہرہ آفاق تصنیف کا اردو میں پہلا تراجم ہے۔

[illegible]

[illegible][illegible]

نخا و دن ابرو گلشن بین پاک و شاد
خیال کیم هر دوین کار دل بند و
نمای هر دم سران بخال و احسن
عجب نصاف هر دوین کار دل بند و
زبان چین کار دل بند و احسن
فاق بهر حال کار دل بند و احسن
اشک و کج می رسد بهر حال کار دل بند و احسن
بیت هر دوین کار دل بند و احسن

این کتاب در سال ۱۳۰۲ هجری قمری در شهر تبریز
 چاپ شده و در کتابخانه مجلس شورای ملی
 موجود است.

سینہ تو تمام بچہ دل آئینگی نہ تاب
یہ اہل قلب ہی نہیں کرتے تیری ثنا
مشہور جب کا صاعقہ و برق نام کر
ارباب فہم جو کہ ہیں گن گبین کو ہوں
کوثر پہ چلے دیکھیں گا او کی آبرو
ہو جیونہ کچھ خواہہ نشینوں کا حال نہ
ملک سخن کو تیغ زبان کیا ہر سر
بہر فدا بھی سچ غم خیز بار ہے

اہل زبان کو ناز ہے میری زبان پر
سب اہل حقائق سے حق یا کفر میں

<p>جوانی روشنی جاتی ہو کہیں کس سن پہ نہ آوے چکر زمین گھومے نہ ہو نہ تباہی نہ آوے</p>	<p>یاد عشق تلی ہو زان پری جو آنکھ سرخی خاں دانی کہ نہ ہو پودہ بین لیل و نون</p>
<p>آکھ چوک جانور ملک انہاں راں نقل کی کہ</p>	<p>سرچہ نگاہ نہار ستر کا قریبوں کو</p>

[illegible]

دل جلا میں ہو گئی دشت لایان چاہی
 شمع ہی آدھی سمان جویم افسوس ہو
 کئے لو آدمی ہو کر ادا ہو کر آرزو ہو
 کیونکہ اپنے حسن پر ادا ہو کر آرزو ہو
 انسان جو یہ از بڑی در شکل جو رہا ہو
 ہمو تو اسے فضل در کم پر نگاہ ہو

خال رخ خضرہ کفر نہوتا جو تیرا
 چشم خونخوار کا آغوش نہ سچے قول
 جسمین کچھ ہوتی جو میہ صال محبوبہ
 یہ نہ معلوم تھامس نگہ سحر انگی بہار
 عشق تو منصب عشاق جو تقسیم کوی
 سوزش دل سے پردہ کی صورت پر یا
 مجہ گرا ہمارا محشر میں تلخ جابل
 کون اندر نشہ فردا کا لال کج کر کر
 تیرے ہو ہو ہو کو غیرت خود شیر لول
 صف کشی اپنی دکھنا ہر مجھ کو کبا محشر
 راجہ بخش منہم کا ہو جی عاشق تو کو
 نا تو اہی ہوں جب کیا صفت یا غم
 میر غلام کی ہل میں جو روشن کر کر

دام میں لای چکر تیری یہ سلمان محکو
 زبیر کیو اگر شیر نستان محکو
 اتنی کسکی شین وہ گردش دوران محکو
 تو بہ مرنے کی سخت پشیمان محکو
 باغ میل کو دیا کو چہ جانان محکو
 دیکھ کر دلو لگی شمع شبتان محکو
 نہ سب کچھ اسے پتہ میزان محکو
 سو ہم گل میں نہیں فکرستان محکو
 کو ٹوڑا سون ہی لڑ کر مہ کفان محکو
 یاد ہو وہ سکی صف لائی شرکان محکو
 جانیو ہن خضر چشمہ میدان محکو
 سو لہو اگر بیش سلمان محکو
 کرم شب آئی نظر شمع شبتان محکو

کوئی ہو آدمی ہو ہی ہو کہ جو رہا ہو
 کشتی دل ہر اتو غلام میں بستا
 دیکھیں عیلا عشق کی کیونکہ غور ہو
 انسان کو اعتبار نہیں انہی کا کچھ
 لادم کر کے اسے غم زخم درد ہو
 یوں اہل جال ہی طلعتان اسکا

دل جلا میں ہو گئی دشت لایان چاہی
 شمع ہی آدھی سمان جویم افسوس ہو
 کئے لو آدمی ہو کر ادا ہو کر آرزو ہو
 کیونکہ اپنے حسن پر ادا ہو کر آرزو ہو
 انسان جو یہ از بڑی در شکل جو رہا ہو
 ہمو تو اسے فضل در کم پر نگاہ ہو

قصہ میں نہیں نمودن کہ کون کون
 جہاں سے کسی جہان میں چلے
 جہاں سے کسی جہان میں چلے
 جہاں سے کسی جہان میں چلے

چشم تبار کی آفت میں غیاں	صحرای حسن کی ہر دیکھ چلو
کیا کر رہی ہر پیشہ مشاغلگی ہمار	آرایش عروس جہن دیکھتے چلو
کرتی ہر راہ شوقین کس کو پایاں	زقار یار کے ہی چلن دیکھتے چلو

آئے ہو صید گاہ جان میں تو اتر قلق
طرز شکار تبرنگن دیکھتے چلو

غمزوہ ہجر سے کشتہ بیدار ہو	کون حسرت زدہ ایسا ہو کہ ہوشا ہو
جان دہر میں تو اتر ہنفسوں یاک نہیں	پاس تنہا ہو کہ رسوائی صیاد ہو
حسرت زادی کی چوہ کوئی اور کر دو	جس گزقار قفس کی کوئی میعاد ہو
ہم اسیران قفس ہوں نہ اگر ہوشا ہو	احقر درہ نق کا شامہ صیاد ہو
مشوق کا تو یہ تقاضا ہو کہ ٹواؤ گلا	قول بہت ہو کہ منت کش جلاؤ ہو
شک کی جلی سیر اور جفا تو سمجھا	ریخ دل شاکی سیر جمی صیاد ہو
آہکین بیکار میں وہ جکڑ نہیں حسرت	دل وہ کس کام کا جو کشتہ بیدار ہو
دشت دشت میں چب چبش خون ہوا	کہو کہ بن قصہ میری خار جو فصاؤ ہو

پسندیدہ نہیں نمودن کہ کون کون
 جہاں سے کسی جہان میں چلے
 جہاں سے کسی جہان میں چلے
 جہاں سے کسی جہان میں چلے

۱۳۳

قصہ میں نہیں نمودن کہ کون کون
 جہاں سے کسی جہان میں چلے
 جہاں سے کسی جہان میں چلے
 جہاں سے کسی جہان میں چلے

قصہ میں نہیں نمودن کہ کون کون
 جہاں سے کسی جہان میں چلے
 جہاں سے کسی جہان میں چلے
 جہاں سے کسی جہان میں چلے

ناز کو نہ کلاں سے نہ لایا جان
 روزِ شوق کا ہر یاد زخمی
 سحرانہ یاد آتی ہے جس کا
 فتنہ رو بہارِ بخت کا
 کہیں کہیں آتی ہے
 الہی بی بی تم کو
 جس میں انبات کا لگا
 نظر آئیں سر نہاد پہ بی بی
 تا توان ہوں نہ تار و تار
 ایک قطرہ بھی ڈلو نیو ہے قلم مجھ کا
 بنی آدم کی تاجت تیری جی اس کا
 چاک دل غلق کی صورت گنم مجھ کا
 از بادش کوئی کہ دیو نہ یاد تو اگر
 پاؤں سب کسو او میں تم مجھ کا
 جاگزم یاد واک رشتہ میاں کی ہر
 بام دل بی ہر مہر پرچہ میاں کی ہر
 خیر پھول چڑھاؤ تو سر کے اور

لیج دیکھو تین دیکھو نہ مگر تم مجھ کو نہ جلا اور تو اس برق تبسم مجھ کو متین تہاؤ نہ کیونکر ہو تو ہم مجھ کو خواب میں آئی نظر ارضی دگر تم مجھ کو ہر فن تاوک نظارہ مردم مجھ کو تجھے ہر وقت ہر امید ترحم مجھ کو	اتنا احسان کرو ضعفِ تعب کی مری سوزِ الفت سے پہلی جاتی ہے ہڈی ہڈی تخلیقِ خود و سرِ جب و دو پہر ہو ہر روز یاد میں گیسو ابرو کی جو سویا شب بھر کر دیا ایک تری آنکھ کے ہر جانے سبقت ہو تیری رحمت کو غضبِ تیرے
---	--

ڈھونڈ رہی سی انٹو کو پاتا نہیں میں اب قلق
 کر دیا عشق کرنے یہ زخود گم مجھ کو

آنکھ کا تار اسجھنے لگین مردم مجھ کو سم ہوئی سنتی ہی آواز ترنم مجھ کو ایسی بودید سراور چشم ترحم مجھ کو ساقیا آج تو دی دردِ رحم مجھ کو رہا تہی یار کا ہکلا کے نکلم مجھ کو	نگہ مہر کی دیکھو جو ذرا تم مجھ کو لاکر بے یار مجھے ہم طرب میں بکھا ارش جسکی مروت سے نہیں آنکھ صلا نشوین عالم بالائی ہی کچھ دیکھو نہ بہائی اند کو موسیقی کی زبان کی گنت
---	--

۱۳۶
 مجھ کو نہ کلاں سے نہ لایا جان
 روزِ شوق کا ہر یاد زخمی
 سحرانہ یاد آتی ہے جس کا
 فتنہ رو بہارِ بخت کا
 کہیں کہیں آتی ہے
 الہی بی بی تم کو
 جس میں انبات کا لگا
 نظر آئیں سر نہاد پہ بی بی
 تا توان ہوں نہ تار و تار
 ایک قطرہ بھی ڈلو نیو ہے قلم مجھ کا
 بنی آدم کی تاجت تیری جی اس کا
 چاک دل غلق کی صورت گنم مجھ کا
 از بادش کوئی کہ دیو نہ یاد تو اگر
 پاؤں سب کسو او میں تم مجھ کا
 جاگزم یاد واک رشتہ میاں کی ہر
 بام دل بی ہر مہر پرچہ میاں کی ہر
 خیر پھول چڑھاؤ تو سر کے اور

مجھ کو نہ کلاں سے نہ لایا جان
 روزِ شوق کا ہر یاد زخمی
 سحرانہ یاد آتی ہے جس کا
 فتنہ رو بہارِ بخت کا
 کہیں کہیں آتی ہے
 الہی بی بی تم کو
 جس میں انبات کا لگا
 نظر آئیں سر نہاد پہ بی بی
 تا توان ہوں نہ تار و تار
 ایک قطرہ بھی ڈلو نیو ہے قلم مجھ کا
 بنی آدم کی تاجت تیری جی اس کا
 چاک دل غلق کی صورت گنم مجھ کا
 از بادش کوئی کہ دیو نہ یاد تو اگر
 پاؤں سب کسو او میں تم مجھ کا
 جاگزم یاد واک رشتہ میاں کی ہر
 بام دل بی ہر مہر پرچہ میاں کی ہر
 خیر پھول چڑھاؤ تو سر کے اور

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نو جوانی سب کی سب از گمانی کلامه
 اب نه کلامی صلاوت کی پانی کلامه
 دیکھا کر سو فک پر سحاب کو
 سننے میں تو نہ تھی قلع و قمع
 دودن میں یاد سے گزرا
 قذرا تو حسن کی نہیں اچان کی نہیں
 لب جان چار چاندنی آفتاب کو
 نشیہ دہن جو پڑھنا بار بار

وقت بادری پیدار نہیں لذت ہو
 دقت بوسہ لایون کا ذائقہ ہو نائین
 بیت اردو جو معنی سے ہوا آگاہ دل
 بول جو اوپر کی گیت کردہ غانی نہیں

<p>ساقی فرم نہ لگایا نہ جام شراب کو ایجان اورو مصروف رخسار تھام کو واعظ ندی تو ماتہ سر کار ثواب کو کم ظرفی کو اتنی نہ بد مستیان کرد جیسے چوہا سی تو سوراخیاں ہوں ساقی سو پراس دل ریانا کا کر کو وہ رحم دل ہوں آنکھوں سے دریا بہا کر پیر عشق عارض تابان ہوں کے طیب عاشق سبب ہیں گرمی بازار یار زلزلہ اشارہ ہے یہ کھلوا دھڑا دھڑا</p>	<p>اس چاند میں شرف نہوا آفتاب کو رکھو غلاف میں نہ خدا کی کتاب کو بوتل اوتار طاق پہ رکھو کتاب کو رسوا تھیں تو کرتی ہوں نام شراب کو کچھ شرم بھی نہ آئی تھارو حجاب کو انگارو پیرٹایا ہے کیا کیا کباب کو دیکھا ہے آبدیدہ جو چشم حباب کو مہجون میں ملا درق آفتاب کو ذروں کیان فرغ ہو آفتاب کو یعنی کیا کماؤ ہو تم شراب کو</p>
--	---

اسی طرح چاند میں شرف نہوا آفتاب کو
 رکھو غلاف میں نہ خدا کی کتاب کو
 بوتل اوتار طاق پہ رکھو کتاب کو
 رسوا تھیں تو کرتی ہوں نام شراب کو
 کچھ شرم بھی نہ آئی تھارو حجاب کو
 انگارو پیرٹایا ہے کیا کیا کباب کو
 دیکھا ہے آبدیدہ جو چشم حباب کو
 مہجون میں ملا درق آفتاب کو
 ذروں کیان فرغ ہو آفتاب کو
 یعنی کیا کماؤ ہو تم شراب کو

جو کہ جس نے غصہ کیا ہے
 وہ اس نے اپنے دل سے
 جو کہ جس نے غصہ کیا ہے
 وہ اس نے اپنے دل سے
 جو کہ جس نے غصہ کیا ہے
 وہ اس نے اپنے دل سے

گالیان ہی اوس شیریں لڑکچش ہیں | اوس فکر غنیمین ہر مرہانی کا مژہ

کیا ملی ہر لذت اوس کی خوش بیاتی و قلق
 ہونٹ چٹواتا ہوا اوس شیریں زبان کا مژہ

خج روشن سحر جاب کی آنکھ یار کی اسنے آنکھیں دیکھی ہیں وہ نظر باز ہیں کہ لا کون میں ابرو آفت کی بد بلا گیسو گر سراپا ہیں نور سہنے مگر آفتاب اور ماہتاب نہیں نظر کم سر دیکھتا ہے ہمیں اتوار وہ مگر خواہے دید رات کو ٹوٹتے نہیں تارے شب غم میں نہ چاند تک نکلا	جیسی آئینہ حلب کی آنکھ پیشکین سیکھی ہر غضب کی آنکھ تاک لیو میں اسنے ڈھب کی آنکھ چو من قہر کی غضب کی آنکھ سارو اعضا میں تخت کی آنکھ دلی وہ آنکھ ہر شب کی آنکھ چشم حاسد ہر بوس کی آنکھ یہ گئی اشک بنو کب کی آنکھ رہتی ہوا شکبا غب کی آنکھ ہر گئی آج ہر سب کی آنکھ
---	--

باہر ہون انچو جاک اوتا دیکھ
 لاشہ پانچان کو ہونچ سیکھ
 اسب مجھ میں ہیں ایک سرور دیکھ
 سو کر ہوا اسکر جسم زار دیکھ
 بدشاہی وار ہیں آنکھیں زار دیکھ
 وعدہ خلافی انچا سارا انتظار دیکھ
 قہر تو ہے ہی میں دیکھ دیکھ
 جہاں سے میں سر قہر کی دیکھ
 دیکھ دیکھ میں سر قہر کی دیکھ
 بت کرتے ہیں جاننا انک دیکھ
 پھر نکلیں ہیں سم آسمان تو دیکھ
 مانتے نظر میں آسمان تو دیکھ

جس نے غصہ کیا ہے
 وہ اس نے اپنے دل سے
 جس نے غصہ کیا ہے
 وہ اس نے اپنے دل سے
 جس نے غصہ کیا ہے
 وہ اس نے اپنے دل سے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

و صلی رات کون آری مصحف و کتاب
متصل رہا تو آئینہ ۱۲۶ ہو جا
تھل جو پیش کا ایک میں ہر ایک میں
۱۲۶

[illegible]

اب کی کان دیکھو کہ اس کی طرف سے
 بیانی میں سوچو کہ ہوا کی طرف سے
 دیکھو کہ اس کی طرف سے
 جو کچھ نصیب ہو چاندی کا لہرے
 اب کی کان دیکھو کہ اس کی طرف سے
 بیانی میں سوچو کہ ہوا کی طرف سے
 دیکھو کہ اس کی طرف سے
 جو کچھ نصیب ہو چاندی کا لہرے

سیتھی ہر ایک کتا ہر بقی و سحاب کی
 سونگمی جو کسٹھو گل آفتاب کی
 لب گ گل ہین انت ہین گل گلاب کی
 پلکین ضرور چاہو چشم رکاب کی
 ساقی سیاہ پوش ہو تو تل شراب کی
 کیا بجایاں کھول دس محراب کی
 پلکین غمی ہین چرخ برین سخن کی
 ایسی ہی رات قبر میں ہوگی عذاب کی
 شوخی تو دیکھنا مری خانہ خراب کی
 ہر دست صبح میں جو پیالی جلاب کی
 مرجانی جو گلو نگو طیش آفتاب کی
 خورشید شربنگی جالی آفتاب کی
 کیا تو نرا صباری مٹی خراب کی

شہرت ہر میر و نالہ و شہم رباب کی
 راحت اوٹھاؤں مرد و شو و محال کی
 قد نخل گل ہر یار کا مینی ہر شاخ گل
 اوٹھسو از زیب ہر پا پوش مین کر
 مرنو سیر کھنڈ ماتم ہر برم سے
 سو یا نہ شب کو آپ نہ سو نو دیاجو
 اشک کیا با شک ہین بخت جگر کباب کی
 کیا کیا تر پٹ پ کر کش ہر شب خاق
 دلمین کہی کہی مری آنکھو نمین رہتا ہے
 دریا پہ کس پری نر کیا غم میکشی
 تبدیل رنگ ہو گانہ منہ جام دیکھی
 کیا دخل کوئی دیکھو ناشایر و دیار
 ادس کو جو سوار اکی پراتی ہر دربار

یوسف ہی سہا تو مین ہل نظر کی
 دیکھین پسند کرتے مین ہل نظر کی
 راحت کی نرم دیکھی ہل نظر کی
 اب کی کان دیکھو کہ اس کی طرف سے
 بیانی میں سوچو کہ ہوا کی طرف سے
 دیکھو کہ اس کی طرف سے
 جو کچھ نصیب ہو چاندی کا لہرے

اب کی کان دیکھو کہ اس کی طرف سے
 بیانی میں سوچو کہ ہوا کی طرف سے
 دیکھو کہ اس کی طرف سے
 جو کچھ نصیب ہو چاندی کا لہرے

چاہا کہ یوں ہی جو زار کو دیا جان
 بنا جو ہم لاف تھی بچہ دوزن کی
 اونیخ دل میں کو کو دست دوزن کی
 بی بی ہندو کو دینا نہ دوزن کی
 لیا فی ہن من زلف او تکلایم من کی
 مست کران تکت او تکلایم من کی
 جو کو دست دوزن کی

اور اوڑ گئے پیلو ہمارے مزار کے	لوختت زراچی اوٹکو سہی جگنو بنادیا
غنچے سلام کرتے تھے ٹوپی اوتار کے	گلگشت باغ کو جو گیا وہ گل رنگ

تڑپا یہ سوز دل سو پس مرگ احو خلق
آنسو ٹپک پڑ ہو مری شمع مزار کے

یقین تاج کوں جانیگا کلیان او کو دامن کی اوترتی ہر سلامی غنیں کس شک گلشن کی تر و مضر کیا ہنقا ہر رخ نوا زن کی زرد راج خون لہر پر ایک لک شرفی گن کی کلو بند اچھا خانوس کیا شمع گردن کی تر و بوٹا سقا ست چڑھ پر چڑھ چکن کی کہہ رک جاوہ مجھ کو چلی ہر بار ہزن کی یا پتی پتی تہہ سے خاک کیا ناکی انگن کی مجھ رہو کا ہو اگویا کالی ہو لی ہر سوس کی	روشن ہو مشا جیو میں نیم صبح گلشن کی صدائے نیل ہر صا او زار گن کی ستاری لاتی ہو یا کوئی بیل چکتی ہے تر و دولت کو ہم کھشتی لال او تڑپن کی پہونچ سکتا نہیں پوائے دل گردہ پرتا کوں لگا اور یا ض حسن بیو عی شوق کی یہ بہکاتا ہو سو اچھا مو بان گیسو کا منتانہ ہو گیا خیر آہ او سوجب ہن کی لب ترک تنچا پد پڑا سی کر ملنے سے
--	---

دہی پادہم کینچ عطر موی شمع کو موم دوزن کی
 عین شوقی صورت و لکھن او تکلایم من کی
 مسلمان ہی نہیں ہیں کچھ کوشتی کو کافر
 شمع کو آئین بخار میں بہت پتی ہر من کی
 عیان تار نفس ہر صا او زار گن کی
 خلق سوز دوزن خاہر اگر ہو حذیبو دنا
 گل و باغ میں چکار یان بخار میں گلشن کی
 تہہ ری سادگی میں بی بی ہن زار گن کی

چاہا کہ یوں ہی جو زار کو دیا جان
 بنا جو ہم لاف تھی بچہ دوزن کی
 اونیخ دل میں کو کو دست دوزن کی
 بی بی ہندو کو دینا نہ دوزن کی
 لیا فی ہن من زلف او تکلایم من کی
 مست کران تکت او تکلایم من کی
 جو کو دست دوزن کی

چرخِ حیات کی گھوڑی پر سوار ہو کر
 دنیا کی ساری باتوں کو دیکھ لو
 ہر شے کی جڑ و سرچشما معلوم ہو
 ہر شے کی حقیقت و حقیقہ معلوم ہو
 ہر شے کی حقیقت و حقیقہ معلوم ہو
 ہر شے کی حقیقت و حقیقہ معلوم ہو

خوب دیکھو کہ ہر شے کی جڑ و سرچشما
 ہر شے کی حقیقت و حقیقہ معلوم ہو
 ہر شے کی حقیقت و حقیقہ معلوم ہو
 ہر شے کی حقیقت و حقیقہ معلوم ہو

نصف ہی رہا کہ ہر شے کی جڑ و سرچشما
 ہر شے کی حقیقت و حقیقہ معلوم ہو
 ہر شے کی حقیقت و حقیقہ معلوم ہو
 ہر شے کی حقیقت و حقیقہ معلوم ہو

چرخِ لاہِ احرار کو کیا حاجت رہی کی قفس کی تیلیاں تیلیاں تین جلی ہیں کی ہنسو گھل گھل کر تو کلی کلیاؤ سوسن کی شہر کی جنبشیں غصہ بنی ہو چو کی گلو بند اپنی پیٹنی بگی ہو زخم گردن کی دکھا دیتی ہوں فریاد ناقوسن بہن کی قسم کھاتی ہیں بیان ہی ہمارا دیتی ہیں	گلِ فرش کی گلگور کی پتھریوں پر زینت پرک جاتا ہر اوصیاء عالم مرغِ لظاہ دہن سی لگاؤ سی بنا ہر غنچہ سوسن ہر شے کی جنبشیں غصہ بنی ہو چو کی لیا جیج کا احسان گرد ہر نہاؤ قاتل صنم خانہ کی جلسے یاد دلو اگر رولائی کسان ایسی گرامر تو بہ کو کہ نہاری ہیں
---	--

وہ نصف ہوں وصل یا جانی کی مرادانی قلق پرچہ کی تربت پہ پہلے شمع روشن کی	
قد ترا دیکھو ملو با کو ہی ہم بہول گئے یاد دلو یاد دلو کو جو کبھی وعدہ وصل نہ رہا بعد مر سے نازا و ٹھانڈا والا کبھی سر سبز مرا نخل تنہا نہوا	رو برو زج کر گل باغ ارم بہول گئے تو وہ کس زسوف تا تو ہیں ہم بہول گئے خوب روز ناز و ادا جو رو ستم بہول گئے کشت امیدری ابر کرم بہول گئے

ہر شے کی حقیقت و حقیقہ معلوم ہو
 ہر شے کی حقیقت و حقیقہ معلوم ہو
 ہر شے کی حقیقت و حقیقہ معلوم ہو
 ہر شے کی حقیقت و حقیقہ معلوم ہو

فراق باغ و بستان
منازل و بنیاد
منازل و بنیاد
منازل و بنیاد

حمز فرقت کی پہنچ جاوے میں ہر لڑکے کو مرید
اسے قلق یا رسو و دن بھی جہان دورا

[illegible]

جو پہونچ تا فلک شہر بہاری نوروشی کا
عوض چو کی کار لای می کا چاہیو ساتی

ہمیشہ خاک چھوؤ اور شش قمیص سحر کی
قلعہ کو تھی امیر اسی لیلیٰ منش تم کو

عاشق حذب مستونگی ہر غزل میں ہے
 ولینچ اپنی یاد تو دل بغل میں ہے
 کتنا غور و ہر تہیج حسن و جمال پر
 ہو یاد دلین پنجہ رنگین یار کی
 پرخشان سوز میں اس باغ کی بہار
 لیتی ہیں بواؤں لب گیسو کراندن
 ہنسم یہ کاخانہ ہر بنا کر نہ فکر
 جو بن گیا دوچ گرا سکے میں دہی
 پہلو میں مجھ زین کو شکستہ خراندن

اعجاز ڈبر میں ہر تو کراست نٹل میں ہے
 سپر کیوں غم حجابہ محل میں ہے
 گو یاد یا حسن ہمتا عمل میں ہے
 حسدی کو چور کا گدرا نچر محل میں ہے
 ہو و نفاق ہول میں ہر پہل میں ہے
 ملک میں تا حق نچر عمل میں ہے
 کوئی ہر جوڑی میں تو کوئی محل میں ہے
 رسی کابل حضور کی رفو کو بل میں ہے
 یار دل ہر با کوئی ہر نٹل میں ہے

104

دشت چمن و لاله ها و گلستان
 و من این ابدی می توانم این لاله ها
 و گلستان که با این گلستان
 دل یک درم کی در این گلستان
 و من این ابدی می توانم این لاله ها
 و گلستان که با این گلستان
 دل یک درم کی در این گلستان

[illegible]

جہاں نظر ہے جہاں نظر ہے
 جہاں نظر ہے جہاں نظر ہے
 جہاں نظر ہے جہاں نظر ہے
 جہاں نظر ہے جہاں نظر ہے

درنگی ریکہ گناہوں سے
 کہیں خندان ہیں کیا
 خدا جانے وہ بت کر کے
 ابھی تک فوجا بت کی نظر ہے
 سو پڑا کر مٹا ہوں نے
 کہ دم میں غصہ کی طرح ہے
 سینہ کی باغیچہ کی

۱۵۵

ای آفتون کو کیا نظر ہے
 بس سلیق قانی کی جگہ ہے
 کہ میں ہاتھ ہے سہاؤن پاپ
 طوفانی اسے اسے ٹا کون میری
 خدائی ہے وہ کون کون میری
 کسی کے حال کی ہو جہاد
 ابی وہ شیخ خودی پیر ہے
 قہر و خفا کی یادیں

پوچھو تو نہ حال قلیق وہ تو آئیکل
 آوارہ کوچہ گر د خدائی خراب ہے

<p>در گوش منم پیش نظر ہے تلاش راہ مضمون کر ہے زبان وصف دردندان میں ہے وہ مہر پارہ جوشب سر جلوہ گر ہے شہادت پائی کما تیج کا پہل سرتپا ہون پڑا آتی نہیں نیند نیچو سا کو سر زلفوں کے کیونکر کہان تک صدمہ اغیار اوٹے وہ غمیدہ ہوں پران چو کی اس جسے کستور ہیں سب نیامین ہری نہاب سبکون گارہ شست و شست</p>	<p>ہر اک آنسو مرار شک گر ہے سو ملک عدم اپنا سفر ہے یہ گویا مہی بھر گر ہے مرا گھر غیرت بیج قر ہے مرا نخل تنہا بارور ہے شب فرقت کی ہی یارب سحر ہے کہ تپلی بال سے ہی وہ کر ہے فرشتہ تو نہیں بندہ بشر ہے کہ راہ کشور راحت کدہر ہے یہی شام جوانی کی سحر ہے مرا نول بیابان راہر ہے</p>
---	--

اب اس آئینہ کو کون کون
 خدا حافظ ہے ایمان ملک
 ہاں آہ سوزان شعلہ
 ہاں آہ سوزان شعلہ
 ہاں آہ سوزان شعلہ
 ہاں آہ سوزان شعلہ

کوئی نسیج صبح گہری طرف سے کوئی کلی
 کیونکہ مراد کی سرو کل نہ سی کوئی کلی
 کوئی نسیج صبح گہری طرف سے کوئی کلی
 کیونکہ مراد کی سرو کل نہ سی کوئی کلی

جہان جاکر نہیں بہتر ماسافر
 قلق وہ پہلی منزل کا سفر ہے

<p>عشق میں جہان راجہ کا منت میں کوئی باہر تیرگی رفت میں بن گیا آتی جو فصل پذیر بود نفس تین او گل گلشن فنا فرسے نیندا کی خواہش و تجویر یاد میں کہ تھی شمار دانش و طاقت و ہر بڑے کو سار ہر سفر لاؤ پیالہ شراب گر کہ پیر کیا ہو حساب اس کے سمان جاہ جسے نہیں بکج کلاہ سو سفید گیا دریا خضاب کا گ لیک کا دل ہوا فکر سورج و جان کی شمار ہو کر کوئی دھو چا پڑے ان جہینو کو</p>	<p>تو اپراو ستم شمار ہی مری خبر نی بیچ میں ہو کولار کی زلف سیاہ بڑھ چلی جس میں ہو تو ہم اسیر بود ہی پر چلی بہتر خدہ سو سوا سمجھو فرسہ خلی بعد فنا مر اغبار ڈھونڈہ ہر گلی گلی زاد سفر کی فکر گنگ ہی ہو چلا چلی اب نہیں میر دل کو تاب باد بہار چلی لیک فلک جہان ماہ ڈھونڈہ ہر گلی گلی فصل شباب یو فاداع فراق ہی چلی تیغ خرام ناز یا ر حال ہی چلی چلی اب ڈھونڈو ہر دو کمنو میں گلی گلی</p>
--	---

دل پر اب اسلم کو شق یاس دلی تیرگی
 دیکھنے کے لیے اب اسلم کو شق یاس دلی تیرگی
 بیوقوف کا زس و ملین گذر رہا ہے
 آج کل جوش بہ دیوہ زارت ہے

عشق میں جہان راجہ کا منت میں
 کوئی باہر تیرگی رفت میں بن گیا
 آتی جو فصل پذیر بود نفس تین
 او گل گلشن فنا فرسے نیندا کی
 خواہش و تجویر یاد میں کہ تھی شمار
 دانش و طاقت و ہر بڑے کو سار ہر سفر
 لاؤ پیالہ شراب گر کہ پیر کیا ہو حساب
 اس کے سمان جاہ جسے نہیں بکج کلاہ
 سو سفید گیا دریا خضاب کا گ
 لیک کا دل ہوا فکر سورج و جان کی شمار
 ہو کر کوئی دھو چا پڑے ان جہینو کو

چون تاجی نین تیر نشانہ رانچا
 دہ درخت کا پودا نثر رانچا
 عجب آردی کر ساتہ نہر رہتا ہے
 جہیز زانو دہر رہتا ہے
 دل جان آگیا جانا دہر رہتا ہے
 دل جان آگیا جانا دہر رہتا ہے

چہی ممکن ہو خراب بل رہتا ہے
 عجب غنوت خراب بل رہتا ہے
 معینون کو کیا ہو زمین کا پوند
 احسان اور کس لیے خاک پیر رہتا ہے
 سوز و گداز میں دل پیر رہتا ہے
 شہر و شریک فدا کیا آتشہ پیر رہتا ہے
 بونہو زمین کو کب دل دیکھ گیا ہے

۱۵۷

صنوبر غم کو دے عطر خدا کے لیے
 ایسی دہر نہ بیت بنام خدا کے لیے
 ہویں خلق پر عشق لیبتا کے لیے
 ستم کو ماتہ دے دشاؤ بونہو خدا کے لیے
 زور و حریف محبت کا دے یہ حال رہتا ہے
 تلاش دہر بل کی ہر دہر رہتا ہے
 ہوا و دھندل کی ہر دہر رہتا ہے
 لہو و لہو کی ہر دہر رہتا ہے
 لہو و لہو کی ہر دہر رہتا ہے
 لہو و لہو کی ہر دہر رہتا ہے

جب بگڑوین سن کا وہ تیر نین نام بیلا باٹینگے سوار ہیں کسی گل کی یہ کیا مین دیوانہ ہوں جب فصل بہا آتی وصل کی شب بھی نہیں چین کو کتنو پاتی دیکھو دالہ سمجھتے ہیں عجب تار نظر	پہر دن اپنا قدم یار پہ سر رہتا ہے نچو نگی شہین کس لیز رہتا ہے میری دیر امین پر یوں کا گذر رہتا ہے ہر دم آزدگی یار کا ڈر رہتا ہے میری آنکھوں میں ترا سو کر رہتا ہے
---	---

غیر کس میں قلاق کیوں وہ سیم بن قابو مار میں گنجیشہ زر رہتا ہے
--

شعلہ انگیز ہو سوز جگر رہتا ہے اس لیے باز در چاک جگر رہتا ہے بر زمین تنکے میں شمع حرم کچھ مین سناپ کا ٹوکھی لہر لک جانی ہے خاک بھی ری صحر اطلب میں پس رہتا ہے دشت عشق آردی تیغ حواصت سنا	خاتمہ دلمین مجبور آگ کا ڈر رہتا ہے دلمین او نکا اسی رتو سو گذر رہتا ہے جسکے حویان ہیں ہاں کٹھن پیر رہتا ہے زیر گیسو کا بھی تازہ نیست اثر رہتا ہے صورت یک رہاں نہ دے سفر رہتا ہے دماغ دل آتشہ پیر سیم پیر رہتا ہے
--	---

لہو و لہو کی ہر دہر رہتا ہے
 لہو و لہو کی ہر دہر رہتا ہے
 لہو و لہو کی ہر دہر رہتا ہے
 لہو و لہو کی ہر دہر رہتا ہے
 لہو و لہو کی ہر دہر رہتا ہے

اب قلق نام ترا نام پر دل کی پاس
 عشق چشم کا دوسری دل کی پاس
 تیو رہ کہ یہ دیکھیں کہ دم شمس ہے
 ہر اک پہ وہ ترا کرم بھی س ہے
 عاجز شامین جی زبان پہ اس ہے
 ہوتی نہیں دوسرے لہو کی پاس ہے
 بھلا زبان شجر قاتل کو بیاس ہے
 ہم دیکھتے ہیں طالب دیدار کی پاس ہے
 سو بھی کوئی فردا دن آنکھوں کی پاس ہے
 کھلے کوئی ہم کو سوئیں کی پاس ہے

شہید شمع جفا کر کے محبو فرمایا	لہانہ ایک اک چاہیہ خفا کے لیے
ہمارا خون بہا کر نہ رایگان کیجے	ہمیشہ ملیو گا بس ہاتھ اس خاکریے
علیج ہونہ کراؤ سکو درد مند و نکا	خلک سوا ترین مسیحا ہی گرد و خاکریے
تو وہ جو جان نکلت کہ زیب ہر دم غسل	جو لائیں جو درد نکڑا رنگ پاکریے

قلق ہوا جمل ایسا روج بیدردی	
کہ درد ہو ٹھہر سوتا نہیں دوا کر لیے	

کس طرح و شب وقت کا یہ دکھ کتنا ہے	دیکھیں بھتی ہر پہلے کہ جگر پھٹتا ہے
گن لگا دیا جو یہ روگ بلا کر ہے	عشق گیسو میں بہت جلد بشر لٹتا ہے
بیٹ بہتر ہی نہیں ہل ہوس کا کیا	یہ گڑھا وہ جو جو پاؤں سو نہیں پھٹتا ہے
ہر توڑ کا تصور میں تر کر اور شہید	دل مرا مثل گریبان سحر پھٹتا ہے
اوس بت شو حکم اندر شوق پرست	آئینہ اتھو نہیں سامنے سحر پھٹتا ہے
جب کہئی ہاتھ نہ جاتا ہو کس کے آگے	فرط غیرت سوا سیر دن اٹھ کھٹتا ہے
تیر رنگ دہ کر خلی پڑاؤ غنچہ دہن	ہاتھیں شک سوراخ گل کر کھٹتا ہے

عشق کا نام ترا نام پر دل کی پاس
 عشق چشم کا دوسری دل کی پاس
 تیو رہ کہ یہ دیکھیں کہ دم شمس ہے
 ہر اک پہ وہ ترا کرم بھی س ہے
 عاجز شامین جی زبان پہ اس ہے
 ہوتی نہیں دوسرے لہو کی پاس ہے
 بھلا زبان شجر قاتل کو بیاس ہے
 ہم دیکھتے ہیں طالب دیدار کی پاس ہے
 سو بھی کوئی فردا دن آنکھوں کی پاس ہے
 کھلے کوئی ہم کو سوئیں کی پاس ہے

انہی تار کا اور نہیں اب اختیار ہے
 یہاں سے ان سے نہیں دیش کر سکتا
 یہاں سے ان سے نہیں دیش کر سکتا
 یہاں سے ان سے نہیں دیش کر سکتا
 یہاں سے ان سے نہیں دیش کر سکتا

اب کمال ہو تو ہیں فیض ہی بہت
 دیکھو گل قمر میں نہ ہو کہ نہ پاس ہو

دعویٰ ہوا و خلق مجبور اب ہم کر
 اوسے گلا نہیں جو سخن ناتنا ہے

فرط کہ ہو کچھ نہیں دلو ہر اس ہے شاید کہ ہو قریب وہ ہم نفل کہیں معشوق سوزی ہی نہیں خیالی انداز رہتا ہر فصل گلین بہت بڑا مزاج کرتا تھا اوس چین آرا ہے یہ مگر جب سیر اور بہار میں ہم تو کہیں ہیں گو صاحبِ خط ہو پر بزمِ غیر میں سیکشیک کہ کچھ پتے ہیں دور اخیر میں کبھی چٹک شریں کا ظاہر ہو سوتا ہے فرقت میں ہی گزرتی ہرانی تو نہا ہے	ہو کہ بہت بڑی تری حیرت کی اس ہے پہلو میں لکچہ کچھ ہمارا اوداس ہے یہ ہی تو ایک طرح کا صاحب اس ہے تو یہ نہیں شراب کی بند کو اس ہے کیا اور شست زر کو سوا گل کو باہر ہے جی سست ہو کمال طبعیت اوداس ہے سیر اگر ہو وہ پاس بعد القیاس ہے ساقی سلاستی کا یہ تیری گلاس ہے دنیا میں پردہ پوش شہر کا لباس ہے اندر وہ ہنشین جو صاحبِ لباس ہے
---	---

دل انہی میں ہے
 دل انہی میں ہے
 دل انہی میں ہے
 دل انہی میں ہے
 دل انہی میں ہے

انہی تار کا اور نہیں اب اختیار ہے
 یہاں سے ان سے نہیں دیش کر سکتا
 یہاں سے ان سے نہیں دیش کر سکتا
 یہاں سے ان سے نہیں دیش کر سکتا
 یہاں سے ان سے نہیں دیش کر سکتا

[illegible]

[illegible]

سوال و جواب
کمال کی تابوت دریا تو بنیلا
و جہت میں سم لگتا ہے
اگرچہ کہ اس میں سم لگتا ہے
اس لئے کہ اس میں سم لگتا ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

دن کی ہر گھنٹہ میں ایک نیا عالم پیدا ہوتا ہے جس کی ہر بات ایک نیا عالم ہے۔
 ہر ایک انسان ایک نیا عالم ہے جس کی ہر بات ایک نیا عالم ہے۔
 ہر ایک انسان ایک نیا عالم ہے جس کی ہر بات ایک نیا عالم ہے۔

اگر تم میری عزت کو یہ اندیشہ ہو یوں گیا پھانسی کر اوس گھر میں گشت	کبھی قابو میں طبیعت ہو کبھی بڑ قاصد چشم میگوں تلخی کن تی ہر گھر میں
سیر کردن میں سونہ خاں سردیوار دلچسپ ہر گھڑی مرد سہاٹی نہ سردار دلچسپ	کچھ نہیں فکر نجات عمل بد انکو بزم خوبا نہیں قہر نہ جو مجھو بگڑی
سکندر جلال میں دنیا کو بہن زردار دلچسپ صفا دو چار طرح دیکھیے دو چار دلچسپ	دل تجھ دیکھے بلا اور بھی اک سر پر دام کا کل میں ہر تیری گرفتار دلچسپ

۱۶۴
 اس کا ہر ایک لمحہ ایک نیا عالم ہے جس کی ہر بات ایک نیا عالم ہے۔
 ہر ایک انسان ایک نیا عالم ہے جس کی ہر بات ایک نیا عالم ہے۔
 ہر ایک انسان ایک نیا عالم ہے جس کی ہر بات ایک نیا عالم ہے۔

کبھی کیسوں نہوا کیسوں کا جگر سالہا سال قلعہ کافر و دیندار دلچسپ	بن کر شنگے ہم اک انجمن میں کھٹے گئے ہزاروں ہی غمزدن میں کھٹے
سفر و گمراہی میں وطن زمین کے تلے پھر اچھا کیوں اب کو بہن زمین کے تلے	مردم اکچ کی جا اور در منزل گاہ گئے وہ دن کہ پہاڑ اتر کر کوہ کرپٹے

اس کا ہر ایک لمحہ ایک نیا عالم ہے جس کی ہر بات ایک نیا عالم ہے۔
 ہر ایک انسان ایک نیا عالم ہے جس کی ہر بات ایک نیا عالم ہے۔
 ہر ایک انسان ایک نیا عالم ہے جس کی ہر بات ایک نیا عالم ہے۔

اس کا ہر ایک لمحہ ایک نیا عالم ہے جس کی ہر بات ایک نیا عالم ہے۔
 ہر ایک انسان ایک نیا عالم ہے جس کی ہر بات ایک نیا عالم ہے۔
 ہر ایک انسان ایک نیا عالم ہے جس کی ہر بات ایک نیا عالم ہے۔

[illegible]

اور آسمان سمجھ کے ذرا کچھ مٹال دے
 آغاز کا نہ دہیان نہ فکر مال دے
 جتنی محبت و تسویٰ ہو ہو تو نہیں نہیں
 شمع طبع یاں یہ دم فکر شعر ہے
 ہوسکی جفا و تسویٰ ہو تو نہیں ہری سوا
 خلاق آسمان زمین مہر اگر کرے
 مگر اس ملک کتبہ میں وہ دیکھ خرام

ظالم ہماری حسرت نہ مل تو نکال دے
 سو من کو دے خدا تو بس اپنا خیال دے
 کیونکر کسی کمال میں کوئی دلوں مال دے
 شمع سخاوت نور کو سا بیچ میں مال دے
 یا تو مقرر ہو بادہ جواب سوال دے
 مانند بدر زری کو اوج کمال دے
 اللہ دے تو مثل بشر چاہے مال دے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

چنانچہ قتل کے وقت تک وہ اپنے گھر میں ہی رہا تھا۔
 قتل کے وقت تک وہ اپنے گھر میں ہی رہا تھا۔
 قتل کے وقت تک وہ اپنے گھر میں ہی رہا تھا۔

موت کو میری دیکھ کر کتنی ہی رونا
 چار چھت ہے جہان بجا ہے
 چار چھت ہے جہان بجا ہے
 چار چھت ہے جہان بجا ہے

کہیں تیار ہوں دس چشم فونٹو تیار ہوں
 کہیں تیار ہوں دس چشم فونٹو تیار ہوں
 کہیں تیار ہوں دس چشم فونٹو تیار ہوں

کو ہنگامہ کیوں پر کیا شور مچا رہے جنوری ہو گئی ہر قتل کر کے چھٹا مچا مجھے چشم سپہ کا اوس پر پر کی چوڑا جلی بخش ہوا دس شہر کا نور حسن ایسا تنہا شہادت میں مجھ جہان نشانہ نہیں ہوا تو تالی سن ل بیتاب کو حاصل ہمارے ساتھ کیا یہ بھی بفرقتین رو رہا ذرا دوسرا زبان کا گوشت ہوتا ہو پہل چڑھی تھی آج یہ کشتورہین جان شاد لگا ڈول اڈاں کون کوئی حکم حاکم ہے حسیکو نہیں ہیں میں ہم ہوا اتفاق سے وہ کشتورہین کشتی یاد چہان جو ہے ہر گاہ جاگہ ہر گاہ کشتورہین	شکہ ناز و مسافر سورہین پہلی منزل کے لہو اب لگ گیا شہ تیغ ناز قاتل کے بزرگ چشم آہو شنگہ حلقو سلاسل کے تنگے نگہ میں کرم شہ تاباں کی مٹل کے پیاری دلف مقفل کردم تیغ قاتل کے مری کشتی کہی تھی نہیں حسان حاصل کے ستارہ میں کہ قطر و اشک چشم ہاں حاصل کے کہ خاک ان ناوان کی بھی پھر پھر محفل کے سرقتل اور پھر تیغ قاتل کے دھڑکے ہو رہے ہیں شہین شہ قاتل کے ہمارے ناز و شہانہ اول نشانہ ہم دل کے دم خست ہمارا شک خون کیر گل کے لگے ہیں کشتورہین میں مری سہل کے
--	---

کہیں تیار ہوں دس چشم فونٹو تیار ہوں
 کہیں تیار ہوں دس چشم فونٹو تیار ہوں
 کہیں تیار ہوں دس چشم فونٹو تیار ہوں

[illegible]

اوتیش میں آب آتشین سے
 طہارے آب بیکون کا دل میں
 جی شہنشاہی سے جوارا ہوا ہے
 لعل آتش میں جوارا ہوا ہے
 ہر دل اک خطا کا شکار ہے
 لعل آتش میں جوارا ہوا ہے

کیا میری دل خوش ہوں کی غبار
دکان گل فروش دل داغدار ہے
میر گل عشق و دلین کھاتا ہر گل ہے
اپنے چین میں یہ عظم ہمار ہے
مشہور ترین جہان میں تون مر جیسا ہے
قول و فہم کا یاد رکھی اعتبار ہے
اور مجاہدین بیوش ہر کوڑاں تلک تلک ہے
بیل خیال گل کا پتھر کوڑاں تلک ہے
کیونکہ کجاویں جاس ہر شے کلام ہے
قاتل کا پنجہ نوید آیدار ہے
لکنت ہون حال دودہ ہے
نیل قاتل

جہان بیکار دور آسمان ہے	وہ قاتل تیرو کو چور کی زمین ہے
ہمارا خاتمہ بالخصیہ ہوگا	چیمبر اپنا ختم المرسلین ہے

جدا جب سے مرا جان جہان ہے
نہایت دل قلاق اندوہگین ہے

ساعز چہ باکون نشہ محو کا اوتار کے
 گویا نہال قد شجر سیوہ دار ہے
 یہ باغ وہ چرخمین ہمیشہ بہار ہے
 ہر طرفہ ماجرا کہ خزانہ میں بہار ہے
 ہم خاک میں اوسنیں اب تک حباب کے
 پیاسی ہر گوشہ میں گہر آبار ہے
 یہ کاسۂ گدائی دیدار یار ہے
 تصویرِ کرمین ہمیشہ بہار ہے
 کاشو کو میر آئینہ پاسو خار ہے

ہوسہ یوں چشم مسک کا وقت شکار
 بہستان یار کا بھی قیامت و بہار
 دل اپنا بابل چین روٹو یا رہے
 سر سبز خط سو کیا چین روٹو یا رہے
 چلتے ہیں مرگ بھی ٹھنڈا کر قبر کو
 آگلو نہیں جو تیشہ دیدار یوں کہاں
 احوال یہ چشم مرگ حفاظت ضرور ہے
 نیزنگ دہر کو نہیں حیرت زدہ و غول
 محو ہو چکے ہیں آلودہ غلش

[illegible]

[illegible]

چهارم: در این کتاب، به بررسی و تحلیل آثار و اندیشه‌های بزرگان و شخصیت‌های برجستهٔ ایران و جهان پرداخته شده است. این بخش به گونه‌ای طراحی شده که به خواننده کمک کند تا با تفکر و تحلیل عمیق‌تر، به درک عمیق‌تری از این آثار و اندیشه‌ها دست یابد.

میں پوچھ کر کر جاتی ہوں
میں چھوڑ کر چلے جاتی ہوں
میں چھوڑ کر چلے جاتی ہوں
میں چھوڑ کر چلے جاتی ہوں

تو یہ ہو کر نہ ملے جو قسم کیا کرتے
جسے مجرم پہ نکر تو جو کرم کیا کرتے
سعرکہ تھا جو بڑا تو نہ قدم کیا کرتے
اور تم اس سے سواناک میں دم کیا کرتے
ہم خرابات نشین مسند ہم کیا کرتے

خاطر یہ مغان توڑے بہر اعظا
باز گشت از نگر سوا اور کمان تھی سری
دشت قیاس پر شوریدہ سری گشتی
جان پہنچو نہ تو آگئی دم گشتی
کونسا خاک در مکیہ پلطف نہ تھا

جان دی عشق میں اس شوخ کو تنگ کر قلق
یہ نکرے تو بتاؤ تمہیں ہم کیا کرتے

اور بر سو جاتی ہیں زانکہ جو چہاڑی ہو
ہمارا کات کر سورہ کمال نام ہیں
عبیر و عنبر و مشک و بنفشہ و ریحان
سرکار ہر دم لینے کا مقام نہیں
ہماری خاک کی مسرت تھی دینی
تھاراکہ مرگان کوئی نہیں بچتا

اور نہیں کاتیرنگ ہم میں لپکا ہو
کھر تو ہیں دیکھ مقتل میں جھکا ہو
تھار سبزہ خطا ہیں ہر کما ہو
عدم کو قافلہ و اوتو قدم بڑا ہو
چلے جو نادر سورہ پانچ اور ٹما ہو
یہ تیر ظلم ہیں کس زہر میں کجبا ہو

فقط بخش اس بات بد ہو گئی
کسی خواب غفلت سے بیدار ہو گئی
شب نو جوانی سے بیدار ہو گئی
لفظ پڑا پناہ لکھتا تھا نام
خطا تھی اسے نام نہ لکھتا تھا نام
کسی تنہا سکھ رہا ہو گئی
تھیں جرات اب سہرا ہو گئی
قدم رکھ کر کھڑا ہو گئی

انکسین ہوئیں نہ ہند ہمارے شہر کی دید کی
 مرنے کے بعد بھی یہ تمنا تھی دید کی
 سو لڑیں دونوں ہاتھ کا ہر دم جو ہر دم
 لہذا میں ہی کشتہ دہور بتان فانی
 سو کو ہر دم کی یاد کو ہر دم کی
 فیض قدم کی یاد کو ہر دم کی

کس صبح گزرتی ہو زندان ست کی
 خون خزان ہو سو گھر گھر کی طرح
 وہ زندہ بادہ کش ہیں کہ ہم بربادی
 جتنے وہ بات بات پہ ہمسو ہو گئے ہیں
 سینہ سپرہ ہم ہیں کہ قاتل نو بار
 سب برکت ہیں دیکھو ہو کون خر و
 چشمان یار جو رہیں سستی میں کس قدر
 لایانہ کچھ جواب پیام او پیام بہ
 ڈالی جو اپنی جلوہ پر آنکھ او سوز بار
 بچتا چہرے کس سر بازار ہم انہیں
 بوسہ دیا کہی تو جلائی کیواسطے
 گرمی عشق کہیو ہو تر بغیر غسل
 خالی ہو رہیں من طفلان جو اجنبی
 سو تو زمین خست خم کو سر ہاڑ کر ہو
 جب بوسم بہار میں کچھ ہم ہر ہو
 خالی کیو ہیں خم کو خم اکثر بہر ہو
 کہو تو نسو تو وہ نہ کسی دن کس ہو
 خالی کیو ہیں ہمیں پیچھو ہر ہو
 خستہ یہ بات ہو وہ شکر دہر ہو
 کیا یہ ہر ہن ہن سنبڑہ سینا چر ہو
 کیا گنگنیاں تھمتہ میں وہ چاہر ہو
 ہیں جاندنی کا کسیت یہ آہو چر ہو
 دو کوٹیاں ٹالیں وہ ایسے کس ہو
 دو چار گلیاں ہوئیں کچھ غری ہو
 حمام قل کو ایسے لہرا غری ہو
 دامن کوہ میں تو ہیں پھر ہر ہو

ہم جس دل پہ پڑی کسی نے مرید کی
 یہ وقت چشم پوشی ایل فانی
 جان آنکھ میں آ کر تر ہو دید کی
 کسی دہان تلک کی دیکھی تو شک ہو
 وہ شوق جو کئی ٹالین حدید کی
 عالم غافلون کی چونکے گلا
 عالم کی چشم شوق کا ہر ایل زین

عطر ہر حسن کی اس صفت خوار کی
 کس از زمین نہ صفت خوار کی
 کس از زمین نہ صفت خوار کی
 کس از زمین نہ صفت خوار کی

نہیں کیا تو اس کی وجہ سے کہ وہ ایک اور شخص کے پاس گیا۔

ہونے لگا یہی ہے طبع
 آسان فی دیدار دل کی لطف زلف
 ہونے لگا یہی ہے طبع
 آسان فی دیدار دل کی لطف زلف
 ہونے لگا یہی ہے طبع
 آسان فی دیدار دل کی لطف زلف

سین کتنا دکھاتا جو فلک نہ رنگ یوں ہو
 قلع جیسو تماشائی باز گیر نظر باند ہے

کچھ عرض حال کی نہیں حاجت کریم
 آئی نہ ملکہ اوس گل ترکی شمیم
 جلنے سے میری یار ہو خوشنود اگر مرا
 وہ ہوں فقیر مست تکلف و عار
 پروں ہمارے کرتی ہیں آج اتنا دسترس
 ہو تو نہیں مطیع حسنینان روزگار
 درکار ہو خجف میں جو جاروب بینی
 پیاسا ہوں آب تیغ سیراب جلد کر
 کیونکر نہ مجھ کو ہو در گوش صمم غریب
 جلتا ہوں شل طور میں اس شگفتہ
 ہو سیر باغ کو صمم مر کر تانصیب
 واقف ہو خوب وہ مری حال سقیم
 اتنا گلہا جو باغ جہان میں نسیم
 سمجھوں فزون حجم کو باغ نفیم
 بد لون کہی نہ شال میں بنی گلیم
 چاہیں تو حسین لیں یہ میضا کلیم
 توڑیگا اس طلسم کو ہم لوح سیم
 حدیسی لیں نفس یہ میضا کلیم
 جلا دمنہ نہ موڑ ثواب عظیم
 افسانہ ابھی کتا ہر طفل تیم
 کیا تخیل میں باتیں ہیں تہین کلیم
 کی ہر مری غبار فرسازش نسیم

ہونے لگا یہی ہے طبع
 آسان فی دیدار دل کی لطف زلف
 ہونے لگا یہی ہے طبع
 آسان فی دیدار دل کی لطف زلف
 ہونے لگا یہی ہے طبع
 آسان فی دیدار دل کی لطف زلف

عاشق کو کیا غش جو نصیب
 نایاب و نادر ہے غش جو نصیب
 سر بہر و غدا ہے غش جو نصیب
 اس پیشکش میں غش جو نصیب
 حاضری کا سانس ہے غش جو نصیب
 قیامت و خست ہے غش جو نصیب
 کہ ہم تک کس دل سے غش جو نصیب
 شربت میں جلیقہ غش جو نصیب
 شربت میں جلیقہ غش جو نصیب

ہونے لگا یہی ہے طبع
 آسان فی دیدار دل کی لطف زلف
 ہونے لگا یہی ہے طبع
 آسان فی دیدار دل کی لطف زلف
 ہونے لگا یہی ہے طبع
 آسان فی دیدار دل کی لطف زلف

جیب میں جو تین سو روپے تھے وہ بھی لے کر
 نکال کر اس کے پاس لے کر آئے۔

میرا ساقی وہی ہوش رہا دیتا ہے
 بادشاہی جو دیتا ہے غلام دیتا ہے
 توفیق انسان کو کب غلام دیتا ہے
 ہستی میں عیب ہو کر ایک دیتا ہے
 لہذا تو فانی بن جاؤ غلام دیتا ہے
 بدنامی و شہرت و کبر و غلام دیتا ہے
 ہر دین و دین و کبر و غلام دیتا ہے

شاہ و گدا ہیں دونوں سیر ہو کر اس

آدھنی جو ادنیٰ تو کس وق سے تعلق
 طیار یاں کین بھیج سو شام سال کی

ہر چہ جو رہ گئی ہو تیرے دور میں ہے
 شاخون کہ گھر گھر کہیں پہچانے تہم
 امید کوئی ناکھ کی اوس سے کہو خاک
 شاہو کی طرح شہرین صحرا و جنون
 سرگرم رہت جیون کوئی ہسا
 محتاج نہ خاک ہیں کس سورہ قیل کر
 حجت سے نکیرین کی اور مجاہدین
 دکھایا نیا شورش خلخال نے عالم
 زکس کو تو آنکھوں آیا کوئی اوشون
 اب منتقل جو زمین ہنگام عبادت
 چلا کو جیل بولی کہ بشیر ہم آئے
 درگاہ ملک و کوہ بشکل علم آئے
 ہر راہ خوارہ بھی نہ ہو دو قدم آئے
 دیر ہو کر دکھا سر بازار ہم آئے
 کیونکر نہ قدم لینے ہمارے دم آئے
 شاہو کی نہ کچھ کام نشان و علم آئے
 مولا کی صدا آئی نہ گہراؤ ہم آئے
 برجان تو زندہ ہو کر دو زمین آئے
 سنبل میں اون کیسے سوچ نہ ہم آئے
 آنکھیں تو دم و زکس تو دم آئے

کون کسٹا تو کہ ہو تو میں نہ لڑتے خلخال
 ادھین سو طرح کی قدرت ہو جو ہر
 چاہتا ہے تو قدرت سے سوا دیتا ہے
 تیرے قاتل ہی اگر نہ پٹ جانی ہر
 جیسے پھر تو کوئی کوئی غلام دیتا ہے
 شور خلخال تو ادا یسوم حشر آرم

سوز و غمت بجا کلام صاف ہے
 زمین ہستی عشاق جلا دیتا ہے
 ان جلا کا رہی الفت نہیں جان دل دیتا ہے
 دل جو دیتا ہے وہ نہیں جان دل دیتا ہے
 کیا شہر و کسے حال دل دیتا ہے
 بیخیاں و غم و غم و غم دیتا ہے
 بے غم و غم و غم دیتا ہے

عشق عشاق کو تسلیم و فادیتا ہر
 پہلی منزل پر کڑی غلطی نہایت
 کوئی آئینِ فادہ نہیں رہتا اس
 قتل کردار کی آرایشِ قاتل اک روز
 خیمہ شوق ہمارے دل سودائی کو
 جب گمشا آؤتی ہے توجہ بگاڑ دیتی ہے
 گرم بازاری خوزیری سفار
 اور تورندہ چلتا نہیں بس خط کا
 سچ پر خورشید قیامت میں غصہ بگی جھلک
 کار آنگاہ سولیتا ہر جودہ چاہتا ہر
 کسی نعمت میں نہیں پائزہیں لسی لوت
 آسمان بھی سو کوئی تم گار نہیں
 دل بچم کو جو خیر و تودہ کیان لائے

طرز پیدا و حسنیو مکوسکما و تیار ہر
 ہر جس قافلہ و لون کو صدا دیتا ہر
 کون دل کو ادب عشق سکما دیتا
 ہومر خون کی وہ رنگ خدا دیتا ہر
 راستہ کوچہ گیسو کا تبا دیتا ہر
 کرم پیرزبات چکا دیتا ہے
 تیرا جان باختہ یہ لہر دعا دیتا
 دختر رزکا گر عیب لگا دیتا ہر
 شاہی یار کا نقش کھن پادیتا ہر
 دائرہ سوختہ کو نشو و نما دیتا ہر
 بوسہ جودن لب شیریں کا نزد دیتا ہر
 حشر خاکیں سب لگی ملا دیتا ہر
 جام خالی کو بجاؤ تو صدا دیتا ہر

عشق عشاق کو تسلیم و فادیتا ہر
 پہلی منزل پر کڑی غلطی نہایت
 کوئی آئینِ فادہ نہیں رہتا اس
 قتل کردار کی آرایشِ قاتل اک روز
 خیمہ شوق ہمارے دل سودائی کو
 جب گمشا آؤتی ہے توجہ بگاڑ دیتی ہے
 گرم بازاری خوزیری سفار
 اور تورندہ چلتا نہیں بس خط کا
 سچ پر خورشید قیامت میں غصہ بگی جھلک
 کار آنگاہ سولیتا ہر جودہ چاہتا ہر
 کسی نعمت میں نہیں پائزہیں لسی لوت
 آسمان بھی سو کوئی تم گار نہیں
 دل بچم کو جو خیر و تودہ کیان لائے

عشق عشاق کو تسلیم و فادیتا ہر
 پہلی منزل پر کڑی غلطی نہایت
 کوئی آئینِ فادہ نہیں رہتا اس
 قتل کردار کی آرایشِ قاتل اک روز
 خیمہ شوق ہمارے دل سودائی کو
 جب گمشا آؤتی ہے توجہ بگاڑ دیتی ہے
 گرم بازاری خوزیری سفار
 اور تورندہ چلتا نہیں بس خط کا
 سچ پر خورشید قیامت میں غصہ بگی جھلک
 کار آنگاہ سولیتا ہر جودہ چاہتا ہر
 کسی نعمت میں نہیں پائزہیں لسی لوت
 آسمان بھی سو کوئی تم گار نہیں
 دل بچم کو جو خیر و تودہ کیان لائے

عشق عشاق کو تسلیم و فادیتا ہر
 پہلی منزل پر کڑی غلطی نہایت
 کوئی آئینِ فادہ نہیں رہتا اس
 قتل کردار کی آرایشِ قاتل اک روز
 خیمہ شوق ہمارے دل سودائی کو
 جب گمشا آؤتی ہے توجہ بگاڑ دیتی ہے
 گرم بازاری خوزیری سفار
 اور تورندہ چلتا نہیں بس خط کا
 سچ پر خورشید قیامت میں غصہ بگی جھلک
 کار آنگاہ سولیتا ہر جودہ چاہتا ہر
 کسی نعمت میں نہیں پائزہیں لسی لوت
 آسمان بھی سو کوئی تم گار نہیں
 دل بچم کو جو خیر و تودہ کیان لائے

جگر دل از ترنگان کاز کلا
 ده گیسو جو پهلوت دکن است
 یوسفین دین کی هم آست
 علاج مریض دین است
 سببای آخر تو تنگ آست
 خط سببای امانت است
 خضر عشق کی راه بتلاست
 هست فضا سست ده اغیار است

بر گل چشم بلبلین برنگ خار ابر حیرت اوس مکانکاسایه دیوار اچان زارت عاصی کابیر ابار سچ بر کیا ان بت پرستو کاذب کی مار سر بازار فساد و فتنه اش رار لب چه ناقوس کلیسا کی سنی افزار جس سو تو قیام زار اوس خدا بیزار مهر و مهرین ہی تراک پر تو انوار راه شرع پاک ایسی صاف اور ہوار تختہ بنیاد وسند سوا شکہ صرکار دشمنو کو آپ کو خوف عذاب نار تیرہ دل کون اوس کے ہر زونے نکار عیسیٰ مرم ہی تیر عشق کا جبار	کہ گیا پر جسے نظر زمین رخ گلگون حیرت للعالمین میرا سہو میں جس جگہ شکے اوس بحر شفاعت کا قند و آب دیکھ کر عجاہر ہین ایسی یہ لاکہ دین دہر میں برساہو جسے تیرا برتیج عدل رعب دین و مائل سلام کا قوی نہیں جس سو تو راضی ہو شاہ اوس کی فنی بوی خدا او سپہروں نہیں ہیچہ آتنا فرغ صاحب پیش تو کیا بھلے نہر ستون بھی حسن محبوبا لہی کی پڑی ہو چھوڑ دو ہم دوست جتنی ہیں وہ ہیں اسید دار ملک معجزہ شوق فرس کوئی روشن تر نہیں درد مند و زمین طایف بخش کر میں ہی نہیں
---	--

شبنم خلوت کو شربت
 نوہ شمع خلوت کا لطف
 صفائی ملک تما صفائی کا لطف
 اب ایک شمع میں بال آست
 نہ ستنے ننوتا شمع کہنے
 فقط و فقط

[illegible]

چشم چو ترازوی است منور زینین
 و ده در عشاق بین مفتوح زینین
 تیری ای آوازه است بر نور زینین
 یہ صبح یہ طرز بری و نور زینین
 چو بی بوی کر شفق شام جوان
 زوہ تری لعلک بین سنبل زینین
 چو کج گانویچ ہے در یکلیه شصت
 بکچو کہیں عشاق بین نور زینین
 بیا و تھاری ابھی مشغور زینین
 کس کو تری تر مژہ از نہیں
 کس کس چوبن حسبن کہ سوسو زینین
 وہ کون جوں حسبن کسی کا
 خط عارض میں ای طرح ہے
 عشق و شیب شب چھ زینین
 دن از شیب حرات تو ہے
 مشغور زینین
 شمع و سوزہ کوہ و حور زینین
 تلخ و تر کوہ پوٹنا ہے تو ہے

<p> کہ وہ یہ طلبا کو تکلیف نر ماین ہمیشی جانان کہی آہو نکر لگا و کمالین فروغ اپنا مہر شرب جز شکوہ سنا ایک سو ہی شکر ہم سن کو مران ذکرہ کیوں تو ہوتا داد اپنی نہیں ہے ستم دیدہ ہوتا ہستارہ خط شوق کا اوٹھو تو اوٹھا دس و مژہ یار عبت کرتی ہر کاش ساقی کی توجہ ہر عبت زہن و پیر کیوں طور کی مانند جلائی ہوو لو کو دل و دیکرین شلوہ بید رخی دیر معنا ہو تو ملنا وہ رقیب و سر کر یوسف حسین میں بیا کرتا تھا کل </p>	<p> اچھا ہوو وایہ وہ رنجور نہیں ہے زکس کی طرح آنکھوں سے معذرت نہیں بڑ پر وہ اسی وہ بت پر نور نہیں ہے غنچہ کوئی آپکا مسرور نہیں ہے تم جس سے ہو نام یہ وہ نکر نہیں ہے اگر باو شمع یہ دستور نہیں ہے پیغام بر اپنا کوئی مزدور نہیں ہے سولی کو سزاوار یہ منصور نہیں ہے محبت ہی جس سے یہ وہ انگو نہیں ہے سرمہ جو لگان تمہیں منظور نہیں ہے ار باب محبت کا یہ دستور نہیں ہے یہ طر ملاقات کا منظور نہیں ہے گونج خلق صاحب مقدر نہیں ہے </p>
---	---

بدلا کر چنان آرد و نور نہیں ہے
 مجھے ہی یہ کار کو بخشے و عجب کی
 یہ اسکی عنایت کیچہ دور نہیں ہے
 شک ہو تو نگاہات مغال و دیکھو اور
 کیچہ تو بخانہ بہت دور نہیں ہے
 ہا ہند و مہرین پر نور نہیں ہے
 جو تری لعلک بین نور زینین
 فیروز ہی کا وہ نور نہیں ہے
 دل عیاں چٹک بین ہر وقت کی منظور نہیں ہے
 بلق نظر کو منظور نہیں ہے
 ہر چہ کہ منظور نہیں ہے
 اسوس قلع نا منظور نہیں ہے
 بنوہ زوہ ایسا ار وہ منظور نہیں ہے
 زمین پر خاک او کی گراہ پیر
 اوٹھا زین پریشاؤ نہ پیر
 جہان نہ صورت قارون عدم کی راہ پیر

[illegible]

در این عالم که هر روز در حال فنا و فساد است
 و هر نفسی که می کشی از کفایت و کمال است
 و هر لحظه که می گذری از کمال و کمال است
 و هر آنکه در این عالم زیاده و زاید است
 و هر آنکه در این عالم کم و کاست است
 و هر آنکه در این عالم در حال فنا و فساد است
 و هر آنکه در این عالم در حال کمال و کمال است

این عالم که هر روز در حال فنا و فساد است
 و هر نفسی که می کشی از کفایت و کمال است
 و هر لحظه که می گذری از کمال و کمال است
 و هر آنکه در این عالم زیاده و زاید است
 و هر آنکه در این عالم کم و کاست است
 و هر آنکه در این عالم در حال فنا و فساد است
 و هر آنکه در این عالم در حال کمال و کمال است

۱۸۷

این عالم که هر روز در حال فنا و فساد است
 و هر نفسی که می کشی از کفایت و کمال است
 و هر لحظه که می گذری از کمال و کمال است
 و هر آنکه در این عالم زیاده و زاید است
 و هر آنکه در این عالم کم و کاست است
 و هر آنکه در این عالم در حال فنا و فساد است
 و هر آنکه در این عالم در حال کمال و کمال است

چمن و گلستان گلستان گلستان
 تماشا بود که حاجت مند هم حاجت ردا
 ترس سالوی و دیگر سایه باں
 او طهارت که ملول آن گه نوید چو کمان
 کمر و چرخ و چرخ و چرخ و چرخ
 ترس خود نموده تیری بد زبانی کا
 اگر نت عبت سے کوئی بزرگوار
 دمان غنچه سوادس گلزار
 قفس دین که از کعبه تو کی

شمیم کو که گیسو یون می آید
 علاج درد دل چشمان جای او نکی که تو بین
 سعادت مند تو ده که فراموش می کنی
 نهی که کوئی را یاد و محبت و دوست
 بجا که هر چه معدوم کنی هر چه بد کنی
 بهار و خبط که تاثیر این تجدد و کمال
 دوست و عطف که تو تو هر چه شرط بد کنی
 محبت و نگین این جوهره بمان
 رانی که گیسو احسان صیاد و جوهرین

ده مومن چون همه کند امر خلق کو طرون
 شکست پست می آید و اکبر کی صدا

بیماری جانگوشه متولد کو سوسو
 جنون خا به زنجیر سوسو

شمیم بر یک جودت می آید
 سبوحی بیماری که گشت ربا

این عالم که هر روز در حال فنا و فساد است
 و هر نفسی که می کشی از کفایت و کمال است
 و هر لحظه که می گذری از کمال و کمال است
 و هر آنکه در این عالم زیاده و زاید است
 و هر آنکه در این عالم کم و کاست است
 و هر آنکه در این عالم در حال فنا و فساد است
 و هر آنکه در این عالم در حال کمال و کمال است

سبب یہ ہے جو جیسے تھی جیسے تھی
 گل و فاد و نعت میں رنگ و بوم کس سے
 ہمارا ادنیٰ علاقہ کیوں نہ ہو
 وہ بے زبان ہر کلمہ کی گنجینہ
 زبان بجز سفاک تو ہوتے نہ ہوں
 کہو یہ چارہ گون بہار آؤد
 کہ تیرے میں ہی حاجت رہو کہ
 ایالت اتنی بہر معانی کہ در اعلا

دین و ام چاشنی تر تو تو کو قند کر غل جو اسیر تو زمین آزاد بند کر نفرت تھی ترست میں بھی کان بند لپٹی ہو خاک دامن زمین سمند وابستہ دل ہو اہو تو کر دست بند جو بڑھ چلو تو یار کر سرو بلند داڑھی بڑا کر چکے جو رشخند سیکے میں طرز نالہ سوزاں پسند ملو تو بہن جبکہ کوہ تو وضع پسند شیشے بکار تو بہن صدا بلند جھوٹے ہنسکے دیو بھی اسکا کند وزرہ نکل سکی نہ تمہاری سمند صید ہو ونگو کر تو بہن مشکین کند	بنا ہو مثل شیرہ جان تو نبات شہد دیوانگان عشق کی کشتی میں بڑیاں اونچا مرا مزار نہ ہرگز بنا یو او شسوار مر کو بھی جھوڑا تیرا ستا سونو کی بڑیاں مرو پاؤں میں چاہے کیا کیا کشتی میں شرم سوہ فو نہال باغ فردا حشر او شنگی وہی لوگ روئید ولسو تویرا سے صنم آتشین عذار نخوت ہمیشہ کرتی ہیں نخوت شعار جاتو بہن میکیو جو ہم مست بڑیہ وہ بہ بلا ہنر اہت کر چچ آدمی تو کیا او شسوار لاکہ صبا او طامی خاک مجھے جو دیکھا آنکھوں کو او کو تو زینت
--	---

وہ جان نثار خا شوق کا بخان
 کسی سے وصلے بلکہ بلبلان کو کہ
 شمار چہ روشن آری سقد شفا
 صفا و نیلیمہ جانی ہے تو شہر
 بہ چو چو اور اس شہر میں
 اب اور اس شہر میں

شرف قاضی کی بجائے شرفی
 ورنہ سولہ بزرگ حاکم
 شرف قاضی کی بجائے شرفی
 ورنہ سولہ بزرگ حاکم

ہم دروازہ دل کی دروازہ
 انجی ناشادی دل کی دروازہ
 ہم دروازہ دل کی دروازہ
 انجی ناشادی دل کی دروازہ

۱۸۹

صورت بود گل اس بیان
 کوہ اندوہ بدال غنیمت
 سہ پہلے ہویم صورت فرہاد
 ہماری میں آرزوئی ہر زمان
 کرد سہ پہلے کیا راہی جوان
 سستی و ذوق وین نہیں سوچیں
 تھلاؤ میر و ذوق کی کوئی دکان
 ہماری میں آرزوئی ہر زمان
 کرد سہ پہلے کیا راہی جوان

یہ وہ گانا مہتری نہیں جس کا کار کا نہ پوچھو کچھ جو تہا اس کی تباہی حال دراز ناز کی دماغی وقت گلگشت دیکھو حقیقت میں کی پیچ و پیا کی راہ میں دم مگر سخن کہوں اگر دم صفت او کی گھوٹو سفین تیری چڑھتا دیکھ کر خرم ہو کر بلا شکی نہوں خیال نہور جو میں گے کن اگر منظور راحت اس دل بود اندوہ کی وہ بیل جوتی یاد آئیں مجھ سے یاد کی زمین ہوا میں کہیں سے لودہ لپکے کی تہی ہو	کہیں ان بر کوئی ہو تو نیکہ مار کیو سے کہ زہم خیر میں جیل و گھر وہ میر پہلو سے دماغ او کا پیشانی ہو گیا پوٹلی ہو کسی کو سلامت سپرد کیا کو کیو سے قلم لون شاخ ز گرسہ سیاہی شہم آہ ہوا دیتا ہر قاتل راہن شمشیر ابرو سے قضاوی یہ کیا ہو بہو تیرے مصحف رو سے ہوا دیتا ہر قاتل راہن شمشیر ابرو سے دم گر یہ گامین پر گیا اک ہندرا اکھو سے زبان پرک سون کو نہیں گنتی ہر تالو سے
--	--

حباب آسا بہار عمر ہوئی داسے گلگون قلق آواز آتی ہے یہ گلشن میں لب جو	چاہتا ہوں گلشن میں کی راہ داد رہا کہ مری طرح مہر دام میں صیاد رہا
--	--

ہوا میں کہیں سے لودہ لپکے کی تہی ہو
 قلم لون شاخ ز گرسہ سیاہی شہم آہ
 کہ زہم خیر میں جیل و گھر وہ میر پہلو سے
 ہوا دیتا ہر قاتل راہن شمشیر ابرو سے

[illegible]

[illegible]

پہاڑوں کا زور
 وہ نگاہِ لطیف تھی تو وہ
 پہنچی جیسا کہ نگاہِ عالم
 جگہ کر چکے وہ سفاح
 پام و دم پہنچا اب
 وقت پہ وہ کوئی
 سستو نہ تھا تو

191

اور ان کے جہان میں ہمارے خلق
وہ جس میں ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان میں
عزیز و عزیز ہیں

بے ترو وین تواریش ایضاً کہو تین
جس جگہ تم تھو تین ہو وہاں کی بار
کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں
کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں

چند غزلیں اور رباعیات اور مفردات جو حال میں
تصنیف ہوئی ہیں درج ذیل ہوتی ہیں

غزل اول

خوشی ناز و لغو سی جو صنم کرستی نهین
 او پر روتی و دیوانه بین نه پانید وضع
 می روی بجام تک تناسل شو مخزنی
 اک نگاه مهر تو کردی بدم بین نهال
 شیشه می کیط سیم سی بین زک کج
 نفع بود الفت تو بین که نقصان کی
 بات که تو غیر کردی بین و درین طرح
 ساقیا ای بین سخنی گداؤ مسکده
 بین بزرگ و بزرگ پر دماغ

کیستی خوش و دیوانه غریب تو چه نهین
 خانه زنجیر سو با هر قدم رکتی نهین
 نیچه اپنا با دم بهر علم رکتی نهین
 کون بهیچ کج جو چشم کرم رکتی نهین
 بڑی بامی بدم ساقی بین قدم رکتی نهین
 ای سو موقع پرخال بیش و کم رکتی نهین
 خوش ہو یا ناراض تناسل کج رکتی نهین
 خواہش جام جم و دوا کج رکتی نهین
 مہربان اتوز بین بر یاکون کج رکتی نهین

[illegible]

۴۰۰

تجسم بیکر کوی مستشوق و تن بر کتو زمین
 شادمان سینه سحرین کوی نامر کتو زمین
 فضا سجده عجز کی طاعت قدم کتو زمین
 گو که میں ان پر چرام و درم کتو زمین
 وہ کہ وہ بیچ و دان و نعلم کتو زمین
 بہر جی کب بہن خجسم ہم کتو زمین
 دیو سرا کوئی وسیلہ اور ہم کتو زمین
 بدستہ سرا کوئی کاغذ قلم کتو زمین
 شوق و دیو میل محراب جرم کتو زمین
 خلعت بندہ نوازی تو ضمیر کتو زمین
 سر کشان دہر سر کواس سر خرم کتو زمین

وادری نازکی زنجی ہوئی سب سجا
 عیش کے ترسہ زمین و آسمان شمعین
 کو چھ قاتل کو تیرسہ کربل پر یکا
 حوصلہ بکھر دیا ریاست کا جی
 ایک خوش تہیج نازان بیان اگر ہو تو
 قریح سے تیرا ہر کسب غیر شرمی سجا
 یا شفیع الذین کو نین میں تیر و سوا
 لکھتو یہ جب خورشید و کائنات کا
 بہتو دیوانہ این او کو جو ہمارے زمین
 کہ تو این دیو خدائی کا یہ کربل پ
 شہو کر کہ کمانا جو تقدیر میں لکھا ہوا

کوی شریک ہو وقت کا بہترین کام دوستوں کا
عزت و تکیہ نہ کرے کام دوستوں کا
کوی شریک ہو وقت کا بہترین کام دوستوں کا
عزت و تکیہ نہ کرے کام دوستوں کا

111

[illegible]

اگر تعلق و بندہ ایمان سیرین بر نصیب
دل و جو لوگ گفت شاه امام رکن الدین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

جانتی کہ ہر شے اپنے وقت میں ہوتی ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہوتی ہے
 اور ہر شے اپنے رنگ میں ہوتی ہے
 اور ہر شے اپنے ذائقہ میں ہوتی ہے
 اور ہر شے اپنے اثر میں ہوتی ہے
 اور ہر شے اپنے اثر میں ہوتی ہے

جس نے جو کچھ چاہا اسے
 خدا نے عطا کیا ہے
 اور جس نے جو کچھ
 مانگا اسے
 خدا نے عطا کیا ہے
 اور جس نے جو کچھ
 مانگا اسے
 خدا نے عطا کیا ہے

<p>ہر انہیں مجھ پر ہر وقت صدمہ سزاؤ کا مطلب تھا کہ اور مری سناؤ کوکتا ہر بار بار وہ شوخ غرور جن کا نہ تھا پیر پر گیا ہونہ کرد لگا عرض خیر میں جب طلبہ لگا جناب پر یہاں کارکن دہوم کو عرس</p>	<p>حضور گورہ چاتمہ کی لات مار آئے ہر دیر تماشہ روزگار آئے کہ کوئی جا کر ذرا دیکھنا کہا آئے بہت قریب میں وہ دن ہی تو گذرا آئے کہ ترنوا کو ترا کیا گنا ہمارا آئے ہم اپنی آپ میں ایدل جو ابکی بار آئے</p>
---	---

۱۹۳

وفاؤں سے سوال کرتا ہوں
 ہمارے دل میں
 قدم پڑتے ہیں
 فدا میں لاکھ جانیں
 تہا و شہادت لاکھ جانیں
 ہوس مہر کو سنا نہ معلوم
 جن بن ترنواں کو سنا نہ معلوم
 سہیلی کی سہیلی کی سہیلی

<p>سنا ہر پر قلق و اندھول اپنا قمار خانہ الفت میں جا کر مار آئے</p>	
<p>محب جو لوگ نہ کر دیتے ہیں پر جو تیر ہمارے قتل کی نالاش مکرنا اس سنگسیر عزیز و جان دی ہو ہر خوشی ہم شہسوار ننہیں چلتا کسی کالج اور اس معتبر پر اوجا ہو میرا رسی ہاں جان عالم ہو</p>	<p>گمان تارنگہ کا کرتو میں اس جسم لاف اوشمار کہا ہو ہنر و عمو خون روز پر ہمارا فاتحہ دنیا کو گلگون کر سا غریب اثر کرتا دیکھا سحر کو چشم خسو نگر پر گل گشتے ہیں لاکھوں کو ہر قاتل کو خنجر پر</p>

وہ ہر شے اپنے وقت میں ہوتی ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہوتی ہے
 اور ہر شے اپنے رنگ میں ہوتی ہے
 اور ہر شے اپنے ذائقہ میں ہوتی ہے
 اور ہر شے اپنے اثر میں ہوتی ہے
 اور ہر شے اپنے اثر میں ہوتی ہے

حال عشق ای کی جانم که در این
 چاه خود را در دشت عشق بنا
 کیا کس آن لذت سبب ذوق
 نه در خیل بین که در کما
 اضطراب شب عزم زیاده
 نوبت صبح سر شام میرا
 دو در دل سوزانم بجا
 کاصل آنگاه که در این
 ایسی ایضا در شب عزم
 جو بین که در این
 گریه میان که در این
 تن بدین مری که در این

دماغ آتش که در سر ده بین ذی آبرو که در سر حبیب گاه به تو که در سر شب متاب بین بهوشی کی	کیا با فرض اگر سایه همان نماز اگر طهرین قدسی کوئی اسپند تو را ساچم اگر نیل گلابی ساقیا
---	---

به خودی کو در کان سنگ قلق شهر پرین ایسی	که در سر که در سر
--	----------------------

غزل چهارم

موند و موند چو پری که در جنس دل به تو و نهین منت جب نقاب رخ افروده او راست از آن فاسد اقرار مائل قیل چو با تو بهین به تو چو می گویم تکلیف	که در سر که در سر که در سر که در سر که در سر که در سر
--	--

۱۹۴
 که در سر
 که در سر
 که در سر
 که در سر
 که در سر
 که در سر

که در سر
 که در سر
 که در سر
 که در سر
 که در سر
 که در سر

۱۶۵

بہ تک لکھیں یاد رکھو چکر لکھیں
چکر لکھیں مقام پر پست لکھیں
دوسری ششماں غوریدہ پورچان کیجئے
کیا نہیں لکھیں کوئی ششماں کیجئے
کوئی علی ہو اور نام کی درجہ ہوا
بنیاد دین اور لکھو رنگ زرد ہو
ہو لکھو نقیصہ لکھو لکھو لکھو
لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو

کبریا و در بیان بی آستانه
کجا بنویسم نام پد نام کبریا
رباعی

کرمی مجنون نافرمان بر
کرمی مرقع نیم عصیان بر
رباعی

کرمی مجنون نافرمان بر
کرمی مرقع نیم عصیان بر
رباعی

هر دم نه قلق ناله و فریاد کرد	مالک جو تمنا را هر دو سیو یاد کرد
اب آبی هر آوازیه اش آتش	تقید غم و هم سو اسو آزاد کرد

رباعی

سر دهن مجبور عصیان عظیم	اس تیغ الم و جگر و دل هر دو نیم
من مغرور کرم خوش نگر	مجرم کوئی مجسار نه تجسار هر کیم

رباعی

اه چین بیتی اسالت سو هم	اک خاک کی شمی پیریه لطاف و کم
سید نکیو نکر موجود تو پیر فرما می	دین بنده خاک را نه چشم حکیم

رباعی

رب تری و غیر سان هر دو گاه	پیر تانین محروم کوئی حاجت آه
یون سو کرون سوال تری هر دو	لا حول ولا قوه الا باللہ

رباعی

لک کی خوشی کا کوئی کام کیا	جو کام کیا قابل الزام کیا
----------------------------	---------------------------

کیا خوش دریاک سو هم پایا
کرمی مجنون نافرمان بر
کرمی مرقع نیم عصیان بر
رباعی

۱۹۷

بیمارده کیون تشو کا کرتا ہے
تو دیکھ تو مرنی وہ کی کرتا ہے
آئے دی دراز خوش پیر و هم
وم بین تو قبول پنی جاکرتا ہے
رباعی

دل پر از آندہ چو امیداری
چون از دگران خوف و امیداری
رباعی

از لطف و عنایت کن اسرار
کن عارف و بیک و ذلیل و غار
از داد اس خلق به و داد و غار
رباعی

رباعی

درد از تو چه گویم که چو اینخواهم	از منصب شاهی نه لواء میخواهم
بیدارم و در گریه و اندوهم	از تو دل مشتاق ترا میخواهم

رباعی

چون من نشوم گرم شای احمد	کس نیست شفیع سوائی احمد
روزگار نشاء شد	باشم نه دامان لوائی احمد

رباعی

در شهر میوه بود کس	درین بهر بجان نیست در کاس
و اینم که یا میمراد کونین	گر قرب در پاک شود مدفن

رباعی

ای بادشاه ملک قناعت دی	وی خسرو اعلیم کرامت دی
بر درگاه تو بیای لنگ آمده ام	ای شیرستان ولایت کرامت

تمام شد

تقریظ مطبوعہ سابق کئی قلم اعجاز نگار منشی غلام محمد خاں صاحب ڈیرا و دہ اخبار

حسن پرستان سخن کو صلا اور یاران فن کو مژدہ ہو کہ پرستان معنی کی پرہیز آتی ہے
جب صورت پرستان زمان بلکہ اہل پرستان کو شرم آتی ہے حسن جمال سے پرہیز کیجئے
ہوش بھلاتی ہے صورت پرستوں سے کہ وہ صورت پرستی چوڑین معنی آشنا بین معاشرو
کہ وہ بادہ مستی چوڑین پارسا بنیں ذوق صبحی سراسر تلخ کامی اور کدورت کی نشانی ہے
خلاوت روحی شوق معانی ہے جس سے غص کو افزائش نہم کو گنجائش ہوش کو درستی
حواس کو چستی ناتوان کو توانائی ناشکیب کو شکیبائی حصول ہوتی ہے کیفیت شراب
طبائع زندان بد مشرب کو قبول ہوتی ہے صفائی طینت پاک طبیعتوں کے لیے دھڑلہ
حاجم ہے احمد لکھنوی میں مسلمان ہوں مجھ کو تقلید شاعری منظور نہیں پاس اسلام ہے
ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ شراب طہر کا ایک جام اور حوران خلید کا پیام سنوں تو اس کے
خیال سے ہی بے بادہ مست ہو جاؤں اور ہر کچھ ترہات فرماؤں لا حول ولا قوۃ ہی ہرزہ دار
یہ کیا ہرزہ درائی ہے کیا تو نے یہ خوشخبری نہیں پائی کہ حضرت یار السلطان آفتاب لدولہ
مہر الملک خواجہ ارشد علیخان بہادر شمس جنگ عرن خواجہ اسد المتحلیں قلق کا دیوان چپا ہے
اور اس سے یہ سب مدعا حاصل ہوتا ہے لیجئے اب تو ہم بے پروا رہے جاتے ہیں
اور اقلیم سخن میں ہو مگر وہاں کی سیر اور شاہدوں کا مشاہدہ کراتے ہیں اسے میان
کیا کہتے ہو چپ نہیں رہے ہو میان آؤ ہم تلاء میں اور کلید امید وصال جاہد کی
نور تلاء میں سنو مینو سوار شہر لطافت بہر لکھنؤ میں ایک مقام حضرت گنج ہے اس کی
ایک سطح ملکینوں کا غم غلط کرنے والا اور دفع رنج ہے اگر وہاں جاؤ گے ضرور

ناظرہ مراد پاؤں کے یہ ٹکڑے جکڑے ہوش آیا اور اپنے تئیں بھت آگین سرت قرین پایا
 دیکھتا کیا ہوں کہ میز پر مجلہ دیوان قلق موجود ہے اور سبج و قلق مفقود ہے ازبک
 ایک مدت دراز سے ذوق کو انتہا شوق کو ابتدا میں بتیابی دل حد سے سوا تھی
 آرزو کا روز گلا گھٹتا تہمتا تہمتا کا ہمیشہ خون ہوتا تھا دیکھتے ہی جان میں جان آئی
 خواہش قلبی نے شکل مراد دکھلائی دیدہ و دل نے نور و سرور پایا روح پر فتوح نے
 لطف تازہ اوٹھایا عینیکہ مے بنیم بہ بیداریت یارب یا بخواب ۱۱ اوس وقت
 حالت وجدانی میں یہ حسب حال مصرع یاد آیا عیار در خانہ و من گرد جان میگروم
 اڈیٹر صاحب آپ نے تو بڑی لمبی چوڑی تقریر توصیف کی اور کلام قلق کی کمال
 تعریف کی مگر آپ کیا سمجھے کہ اس میں کیا ہے اور اوسکا ہر شعر کس رتبہ کا ہے مانا کہ
 آپ وقائع نگار میں ہوشیار یا منتخب روز نگار میں مگر یہ کہ نہ تسلیم کریں کہ زبان آور
 میں بھی کامل معیار ہیں ہاں بعض بعض شخصوں سے سنتے ہیں کہ آپ بھی کبھی اس ریا میں
 غواصی کر چکے ہیں و اتن خیال گوہر مقصود سے بہر چکے ہیں مگر تارک لذات کے یہ خیال
 مثل مشور ہے کہ سادہ ہوں کو کیا سواد۔ اسی قیاس پر ہم کہتے ہیں کہ افسردہ دل
 کیا فادہ بقول ذوق ع افسردہ دل کے واسطے کیا چاندنی کا لطف ۱۱ بان صاحب
 یہ سب سچ ہے ہم اس گوہر شاہوار کی قدر کو نہیں پہچان سکتے ہرگز نہیں جانیں
 اسی واسطے کہ ہم بھی اسکی تعریف میں تو غل نہیں ہوا مگر مورخانہ خیالات درائی میں
 تامل نہیں ہوا کہ یہ تقریر بلا سب تقریروں سے نرالی ہے خوبی شعر اور صفات شاعر
 اظہار واسطے فضول تصور ہوا کہ اسکی ذات اس سے منفی اور کمال فن سے بالکل
 عالی ہے شرف مزاج اور ہوشیاری کے

کیساروشن میان سحر زبان نازک خیال شیرین مقال اور با کمال ہے اہل لکھنؤ تو اونکی قابلیت کے پہلی ہی سے قائل ہیں اسین کیا قیل و قال ہے البتہ اخلاص خاص اور فیض عام جناب منشی نوک کشور صاحب دالہ مقام نیکنام کا قابل ستائش ہے کہ اونکے مطبع نے ایسی کتاب چھاپی اور شتاب چھاپی یا الہی جب تک نطق و سخن رہے اور اختیار لطف نو و کسں رہے تا عروسان معنی کا جو بن بصد تمکین و ناز اور کمال کلام کا اعجاب رہے یہ مطبع دنیا میں نیکنام و سرفراز رہے اور اخبار مضامین عالی سے شاخ سدرہ تک بلند پرواز ہے یا خدا مقبول این گفتار باد و پناہ جان باشد اور وہ اخبار یاد

تکمہ خاتمہ دیوان قلیق مطبوعہ سابق خیرۃ قلم حوالہ رقم محمد الیاس حسین تسلیم ہوا

قلیق کو لکھنؤ میں خدا و سخن	تہہ شہر امین گشودا گشتاد	وہ ہر مزاج پہر کلام	وہ اقلیم معنی کا ہر بادشاہ
سین سخن سقر ہر بلند	کہ ہر فلک کی نہ پوچھو نکل	بلکہ کہین مضمون حکمت ہر ہو	ہر اک نقطہ ہر غیرت مرداد
جو صریح ہر اور راہ ہر پر	پرستان کا دیوان پہر آفتاب	وہ باریک معنی ہر نا خدا	کہ عاجز تو دریافت ہو تباہ
ہر اک صفحہ محسود بلخ و بہار	ہر قلم کبک کا قہار	مگر غوطہ کیا میکانغوس	بجو غزل کی نہ پوچھتاہ
کہ ہر کوئی اوس سے فرعونان	وہ ہر سوی ہر خاصہ ہر ماریاہ	عدو و دوست ہر ہر دیو درد	کہ وہ واکی حکم آہ آہ
چہاں کا دیوان کا سیاح	کہین بیکر حبیب و تاب	نہ تو اگر لفظ ہر ہر ہو	نہ رہنا کاغذ ہر جی
یہ مطبع کو صاحب ہر فیض عام	کہ ہر خاصہ لطف فضل اکہ	وہ ہر ملک ملک لکشاہ	
وہ ہر سرخ فیض و کرم	اسیر از نوں کہین آجیہ	کرم میں عنایت میں اعلیٰ	
مرا قول ہر شل و کچل کہی	ہو ہر نو کا کوئی خاچہ	سمتوں میں ہر راجہ	
شیا کہ روکی بان وہ کر	کہ ہو علم کی ہر کج گاہ	یہ سب کہ ہر سناہ	
ہر اک	ہر اک	ہر اک	ہر اک

همیشه در این شهر شکوه و جلال	نزدیم و ملازم می داشتند و کلاه	پهرون یک مطلع و تین	در عاصوری و اربابان کوراه
خداوند با گیرانجم سپاه	تر و استانی پهرون اخواه	رو جیتلک په کاه نر	رو جیتلک شهروگ گناه
زمین پر و آسان جیتلک	رو جیتلک سوغی کوراه	سلامت ریز توتیا تیک	رو گیم بخشش تری با کلاه
رو روز و شب در پی هم غمخیز	رو بخشش و جو و شام و کلاه	رو دوست تیرا و تیرا و شاد	رو تیرا و دشمن تیرا و تیرا
تر و نرم عشرتین تیرا و تیرا	رو روز و محفلین گوراه	رو تیرا و تیرا و تیرا	رو تیرا و تیرا و تیرا
جوید خواه و تیرا و کوهی	رو کفش با تیرا و کلاه	رو طبع و دیوان و تیرا	رو تیرا و تیرا و تیرا
لکها حالیه شعر تاریخ زمین	جو تیرا و تیرا و تیرا	رو تیرا و تیرا و تیرا	رو تیرا و تیرا و تیرا

قطع تاج مطبوعه سابق تصدیق می نموده و فانی شاگرد میرزا علی صبا

لشت و مطبوعه کلام فلق	زین و در آنچه که صف و	کرد و فانی از پسرانش قم	شاعر مشهور کلام نکو
-----------------------	-----------------------	-------------------------	---------------------

Checked
1987



کتابخانه ملی ایران که در دیوان نادره زمان تصنیف خطبه کتاب الدوله خواجہ ارشد علی خاوند
طبع نامی جاب فنی نو کشور صاحب بن تمام لکنند و سری مرتبه و جیتلک و تیرا و تیرا و تیرا

